الحمد لله رب العالمین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

LIBRARY
Checked
1967

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند عالم علیم و قدیم
ترا مثل ہے دو جہان مین عدیم

جو سب نفی ہے تو ہی اثبات ہے
کرون وصف تیرا مین کچھہ بات ہے

تو موجود الحق ہے مین ہون عدم
بیان کیا کرون تیرے فضل و کرم

مین اک خاک ناچیز ہون سربسر
مجسم کیا مجھہ کو اس حال پر

تفوّق دو عالم پہ مجھکو دیا
ملایک نے سر میرے آگے رکھا

مشرّف خلافت سے مجھکو کیا
سمجھہ کر میرا نام آدم رکھا

کہا نَحنُ اَقرَب مری شان مین
ہوا جلوہ فرما مری جان مین

بنا کر مجھے صورتِ آئینہ
نظارہ کیا اپنا ہر آئینہ

رکھا مجھہ کو لیجا کے اوس جاے پر
فرشتون کے جلتے ہین جس جاے پر

دل میرا چاہا کہ دریافت کرون انکا حال
تم نے اس سنگ مین کیا صنعتین دیکھین ہین کہو
یون کہا اوسنے کیا کرتے ہین ہم رام کو رام
مین کہا ہے وہ کہان وہ کہا دیکھا کسنے
دلکو جمعیت خاطر نہوئی تب وان سے
اک مکان مجکو نظر آیا گیا مین وان بھی
اور اس گھر کو سبھی خانۂ حق کہتے ہین
اصل مین ایک نظر آئے مگر ظاہر مین
تب کہا مین نے وہ لوگونسے تمھین اوسکی قسم
کون ہے تم یہ عبادت مین ہو کسکی مشغول
ہنسکے سب کہنے لگے تجکو ہوا کیا نادان
ورنہ ہم کون ہین اور کیا ہے ہمارا یہ وجود
حکم سے اوسکی ہوئی بود ہین ہم سب نابود
مینے پوچھا کہ کہین اوسکا پتا ہے کہ نہین
مین نے سمجھا کہ خدا انکا ہے اوپر شاید
مہر و مہ ثابت و سیارہ نظر آئے مجھے
تب کہا مین نے کہ کیا انکو خدا کہتے ہو

سرسری مین نے سخن ایک سے جا کر پوچھا
اوسکو سجدہ جو کیا کرتے ہو ہر صبح و مسا
اوسکی مورت ہے جو بت رکھی ہین دیول مین بنا
نام سنتا ہون گرو ہے وہ مین اوسکا چیلا
سیر کرتا ہوا مین اک دو قدم آگے بڑھا
دیکھتا کیا ہون کہ ہین لوگ وہان اوس سے سوا
صرف دن رات عبادت مین ہین سب سر کو جھکا
انکا آئین ہے کچھ اور ہے آئین اونکا —
جسکو تم گنتے ہو اپنے مین خدائی سے بڑا
تم جو کہتے ہو خدا نام کہو ہے کس کا
نہین معلوم تجھے جسنے جہان خلق کیا
عین دیکھو تو ہین ہم آتش و گل آب و ہوا
ہم یہ سب بندے ہین بیشک وہ ہمارا ہے خدا
ہوگی حیران ہر ایک شخص نے اوپر دیکھا
ہوکے بشاش وہین دلمین جو اوپر دیکھا
بے ستون سر پہ ادھر چرخ مین پھرتا ہے سما
وہ کہے یہ بھی ہین مخلوق وہی سب کا خدا

آپ میں آئیں جو مجذوب بھی دیکھیں جامہ ‌ ‌ ‌ دیکھیں تسبیح تو حال آئینہ ہووے من کا

مطلع چہارم

اسکو پایا جو کہا مین نے خدا کو پایا ‌ ‌ ‌ اسکو دیکھا جو کہا مین نے خدا کو دیکھا
اسکو سمجھا نہ سوا اہلِ بصیرت کے کوئی ‌ ‌ ‌ یہ معمّا وہ ادق ہے جو کسی پر نہ کھلا
یہ وہ ہے خاک عیان نور ہوا ہے جس سے ‌ ‌ ‌ وہ ہوا ہے کہ رہا کرتی ہے گرمی مین سدا
یہ وہ پرکالۂ آتش ہے دم سرد بھرے ‌ ‌ ‌ یہ وہ پانی ہے کہ ہو آپ پیاسا اپنا
یہ وہ ہے حسن کہ طالب نہین جز اوسکے کوئی ‌ ‌ ‌ یہ وہ ہے عشق کہ اپنے ہی یہ عاشق ہے سدا
یہ وہ بندہ ہے خدا کہتے ہین جسکو بندے ‌ ‌ ‌ یہ وہ حق ہے کہ رہا سجدہ مین خالق کی سدا
یہ وہ تصویر ہے نقاش نہین جسکا کوئی ‌ ‌ ‌ نقش و قرطاس ہے خود آپ ہی اپنا خامہ
یہ بھی اک بات ہے جملہ جو کیا مین نے بیان ‌ ‌ ‌ بات پوچھو تو زبان پر ہے لیے آپکو سوا
بند کر اپنے لبِ قال کو ہے جاے ادب ‌ ‌ ‌ ختم کر تو یہ قصیدہ کو وطن کر کے دعا
نام باقی رہے جبتک کہ ہے عالم قایم ‌ ‌ ‌ رحمت اللہ کی اوپر رہے جبتک ہے خدا

سبب تصنیف کتاب

عرض اہلِ معنی سے یہ عرض ہے ‌ ‌ ‌ ہلا نا زبان یان مجھے فرض ہے
کوئی اہلِ باطن سے ہے نیک حال ‌ ‌ ‌ کیا اوس نے اک روز مجھ سے سوال
جو کرتے ہین سالک وطن مین سفر ‌ ‌ ‌ ہون مطلق مین اس رمز سے بیخبر
سمجھتا نہین مین یہ نکتہ ہے کیا ‌ ‌ ‌ وطن مین سفر کو علاقہ ہے کیا

مینے پوچھا کہ کہان پایئے اوسکو کیونکر — وہ کہے کین مین یہ طاقت اوسے کسنے دیکھا
وہ تو شہ رگ سی بھی نزدیک ہے اپنی لیکن — کسکی یہ چشم ہی دیکھی جو اوسے آنکھہ اوٹھا
پھر تو کیا سنتے ہو حالِ دلِ مضطر کی تئین — یک بیک ہوگیا اوس پردہ نشین پر شیدا
جان مین جان نہی دل نہ رہا کچھہ دل مین — ہوش مین ہوش رہا مین نہ رہا مجھہ مین ذرا
آب سی آنسووں کے اپنی وضو کرکے وہین — سر کو رکھہ سجدہ مین ہر آن یہی کہتا تھا
سر مرا جائے بلا سے یہ مہم سر ہووے — مینے پہلی ہی کیا اوسپہ دل و جان کو فدا
دوستو سنتے ہو کیا مین تو پڑا تھا بد حال — یک بیک ہاتف غیبی سے یہی آئی ندا

مطلعِ دوم

گرہِ دل کے تئین اپنی وطن وہان لیجا — ہین جناب شہِ اکبر ہے ترے عقدہ کشا
فیض سے جسکے قدم کے ہی جہان کو رونق — جسنے سر پر ہے لیا بارِ امانت کو اوٹھا
صورتِ شاہدِ معنی ہے بہر شکل عیان — دیکھہ لے آکے اونھین چشمِ تامل سی ذرا
دین کہتی ہین جسے اونکا ہی یک پروردہ — جسکو کہتے ہین کرامت ہی کنیزک ادنا
راتدن مُلکِ حقیقت مین رہا کرتے ہین — لامکان کہتی ہین جسکو سو وہی سیر کی جا
سالک راہِ طریقت ہین کہ طالب کے تئین — آنین چاہین تو دکھلائین وہ دیدارِ خدا

مطلعِ سوم

الغرض جیسا سنا تھا اونھین ویسا دیکھا — جوہرِ ذات سی کر چشم تامل پیدا
دیکھون صورت تو ہوے معنیِ حق آئینہ — پائی سیرت ہی خدائی بخدا جلوہ نما

بیان ہے یہ تمکین و لامکان کا — بیان ہی یہ اصول جسم و جان کا
فقط الہام غیبی یہ بیان ہی — نہ تفسیر کتابی داستان ہی
در معنی ہوا ہے خود بخود باز — عدیم المثل کا قصہ ہے آغاز

رباعی

نخلبند نرگستان مازاغ البصر و ماطغی و بہار پیوند چمنستان لقد رای من آیات ربہ الکبری گلدستۂ نورستۂ فثم وجہ اللہ کو مشتاقان بہارستان قاب قوسین او ادنی و شائقان سیر بستان مقاما محمودا کے پیشکش کرتا ہی کہ قبل بقاے عالم کے اور بعد فناے آدم کے سرحد دکن مین آمد سخن مین دیدہ کے پہاڑ مین نظر کی آڑ مین خود آرا نگر یک بستی ہی جسمین مخفی گنج ہستی ہی وہان نابالغ ایک لڑکا تھا پرچھائین سے اوسکو ڈر لگتا تھا گھر سے باہر ہوتا نہ تھا جاگتا بیٹھتا سوتا نہ تھا آئینہ سے چمکتا رہتا روشنی سے بھڑکتا رہتا صورت سے مونہہ پھیر لیتا نگہہ سے آنکھہ چرا لیتا دریچے مین ذات کے بیٹھا کرتا

سفر اتنا ہے کہان سر کئے جو اسرار کو پائین
سلسلہ مین کوئی گیسو کے اگر پھنس جائے
دیکھین ابرو کو اگر کعبے کی رہزن والی
چشم نے آنکہ لیا نقد حقیقت کی تئین
سالکِ عرش برین موند کی آنکھین چل جاے
وہین عقدہ ہے خطِ سبز ہی اوسکی تفسیر
وہ ذقن چاہ مین اوسکی جو ہوا کوئی غریق
اسمِ اعظم نہ زبان پر ہی نقط سے جاری
سینہ وہ سینہ کہ مطلق نہین جسمین کینہ
پشت کو کیون نہ کہین پشت پناہِ عالم
دل ہے وہ دل کہ نہین عرش کو نسبت جس سے
ہاتھ آئین جو نہ یہ ہاتھ تو کہئے ہیہات
درمیان اپنے جو رشتہ ہی خودی کا باقی
نہ ہے نام و نشان ہست کا اپنی جس دم
قدم ہاتھ آئین تو پہچان لین اسرارِ قدم
قُل ہو اللہ احد کے کہے معنی ہی یہی
چال دیکھو تو شریعت سی نہ باہر ہو قدم

گولہ گٹھری ہی سراسر یہان عقل دوسرا
پست فطرت بھی کہی رتبہ معراج بلا
طاق پر رکھین گے محراب عبادتکو اوٹھا
نہ رہا پیش نظر اونکے کوئی کھوٹ کھرا
ہاتھ آجاے جو یک راہ سی یعنی کا عصا
دانت بھی مصحف ناطق کی ہین نقطے گویا
زیست تک اونکی نہ پھر اوس سے کنارہ جا ہا
بھر گئے کان بھی لبیک کی بن سُنکے صدا
جلوہ جانِ دو عالم کا یہی سے ہے رہنما
دیکھو اشکم کو تو ہے کانِ وفا سے دوسرا
وہ ہی غائب یہ ہی حاضر وہ کدورت یہ صفا
جسکو کہتی ہین ید اللہ گروہِ فقرا ؛
اِس لئی جانتے ہین موے کمر کو دھوکا
تب تو کچھ سمجھین گے ہم بھی یہ معما ہی کیا
پائین پانوٗن تو کرین عرش کو اپنا تکیا ؛
دیکھ لے اوس قدِ یکتا کو جو چشمِ دوسرا
قال سنیو تو حقیقت مین رہین محوِ خدا ؛

سفر در وطن از افتخار علی

20087

برق تاب ہے ہم چشم ہوا اُن تر انی بھولی اُیدنہ کی صورت چمکا سُرمہ کی نکہت پسا غیب بینی کا پاس کر کر دو رستہ اوس حضور پُر نور سے عرض کی کہ ای نور دیدۂ عالم آپ نظر مین ہین سب مجھے کچھہ نظر آتا نہین اے روحِ قالبِ آدم آپ بشر مین ہین مین آپکو پاتا نہین حضرت مجھے نام آپکا فرمائے بصاحب مجھے بندہ اپنا بنائے معروضہ جو عدیم المثل کا بارگاہ لا اُبالی مین مستجاب ہوا دل دینے کے لئے جان لینے کے لئے زبان سے حال کے پردہ سے مثال کی خطاب با صواب مرالکہد ہر گونہہ خبر ہے

خطابِ حضرت خیر البشر ہو ۔ جوابِ سائلِ نور البصر ہو

رہتا ہی جسمین کون و مکان وہ مکان ہون مین
ہر شکل میری شان ہے وہ بے نشان ہون مین
اک بات دو جہان ہی مری وہ زبان ہون مین
ہر جا مرا بیان ہی وہ لا بیان ہون مین

پاتا نہین ہی مجھکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

آنکھون مین سب کی ہون پہ کوئی دیکھتا نہین
سب ڈھونڈتے ہین مجھکو مین ہون سب کا ہمنشین
سب مجھہ سے رہتے ہین مین سب کی ہون قرین
ہر عقل کل کہین تو رسائی میری کہین

پاتا نہین ہی مجھکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

معدن ہی میرا علم ذرہ کائنات کا
میرے ہی سے نمود ہی موت و حیات کا

کہا مینے یہ رمز اسرار ہے | نہین فلسفی کی سی تکرار ہے

ہوئی جسکو توفیقِ حق راہ بر | ہوا منکشف حال اوس مرد پر

نہین علم ظاہر سے ہون بہرہ ور | نہ ہے سرِ باطن کی مجھہ کو خبر

کہون کچھہ حقیقت تو یارا نہین | رہون چپ تو یہ بھی گوارا نہین

جو دیکھا ہے مینے جہانِ سخن | سنایا نیا یک بیانِ سخن

بحق جنابِ رسالت مآبؐ ؏ | دیا مین نے سائل کو دم مین جواب

کہی سرسری نقل عبرت فزا ؏ | عبارت مین معنے کا جلوہ دیا ؏

عیان اور ہے یانِ نہان اور ہی | بیان اور ہے سرِ جان اور ہے

نہین نقل یہ صورت اصل سے ہے | نہین فصل یہ معنے وصل سے ہے

نہ سمجھے کوئی قال اِسکو کہین | یہ ہے واصلِ حق کا حال متین

جو دیکھو تو ہے مختصر ماجرا | مگر ہے یہ کوزے مین دریا بھرا

زبانی غریب الوطن کے ہی یہ | کہانی غریب الوطن کی ہے یہ

شریعت سے باہر نہ تقریر ہے | فَسِیرُوا فِی الاَرضِ کی تفسیر ہے

اگر چوک ہو اِسمین کچھہ غم نہین | ہو سہو جس کو وہ آدم نہین ؏

ہوا جب یہ ساعت مین قصہ ادا | کہا دل نے کہہ اسم اِسکا ہی کیا

جو دیکھا اسے مین نے جانِ سخن | رکھا نام اسکا سفر در وطن

بیان ہوتا ہے یہ یک حیرت افزا | عدیم المثل اور نور البصر کا

پاتا نہین ہی مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

پایا جو دیکھون آپکو شکل عرب ہوا
جب رب ہوا کمال عیان میرا سب ہوا
ہین عزت کی دید ہی کہ مین رب ہوا
صاحب ہوا جو نام تو بندہ لقب ہوا

پاتا نہین ہی مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

سب کچھہ ہون مین پہ کچھہ نہین مثل آئنہ
ہون بیشمار پر میرا عالم سے ایک سا
دیکھے بغور کوئی تو سب مجھہ مین ہے بھرا
موجود دوسرا مین نہین کوئی دوسرا

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

گویا کہین لسان ہون کسی جا دہن کہین
آثار فیض ہون کہین شان سخن کہین
نور ہلال ہون کہین غوث زمن کہین
اکبر علی کہین تو غریب الوطن کہین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

جانتا نہین مین جلوۂ شاہد غیب ہون - پہچانتا نہین مین معنی صورت بے عیب ہون - چمکتا نہین مین تجلی طور بصیرت ہون - بھڑکتا نہین مین مصباح حریم حیرت ہون - آنکتا نہین مین دُرِّ یتیم دریا سے وراء الوراء ہون -

پرویہین صفات کو پھر اگر تا قدیم سے تہنا فی کلیم تھی با مقیم سے بے پروائی
ندیم تھی شر سے غرض تھی نہ خیر سے کام تھا کہنے کو عدیم المثل اوسکا
نام تھا ایک پل اوسنے حجرے مین تفکر کے بیٹھا بستر پر تصور کے لیٹا
خموشی کے اشارے سے نیند کے کنایہ سے کھیل بتا نگر کھیر چا نگر غیر کو
رخصت نہ دیکر آپ سے اجازت نہ لیکر ہنستا ہوا عالم رویا مین چلا گیا نادان کی سیر
انجان کی صورت نظارہ کنان ہوا دیکھا کہ یک مدینہ منور و معمور ہے نام اوسکا
دار الخلافت وجود ہے سینہ بے کینہ زمین ہے دماغ چرخ برین ہے نباتات بال
زمین استخوان جبال ہین آفتاب نظر تابان ہے نسیم نفس وزان ہے ہر رخ فضا
گلشن رخسار سے کیفیت جبین حسن کی بہار ہے کہین سبزہ خط عیان ہے کہین
غنچہ لب نمایان ہے کہین سنبل زلف پریشان ہے کہین نرگس چشم حیران ہے
کہین مد نظر چاہ زنخدان ہے کہین سرو قد تمان ہے روشین اشارات ہین
دیوارین نکات ہین مکانات تصورات ہین باغبان خیالات ہین وسط مین
چمن کے یک محل جمال کا بنا ہوا ہے دروازہ اسکو قال کا لگا ہوا ہے پردہ زبان ہے سخن
داربان ہے خلوت خود رفتگی ہے تخت تکلمی ہے ابرو قوس ایوان سے شامیانہ
جبین تابان ہے چلمن مژگان ہے خال دیدبان ہے مسند دیدہ پرنور ہے اوپر
جلوہ فرما یک رشک حور ہے سیرت کو سوچو تو سب مفہوم ہے صورت کو دیکھو
تو عرب معلوم ہے عدیم المثل نے جو موسی کے طور پر دیدہ کی تاب رخ

وت کی دنیا ہی مین ہے کائنات
ہے انھین عالم مین مرگ و زندگی
ہے نہ اندھیارا نہ اوجیالا وہان
برق کی سی شکل ہے لوگونکی وان
مین نظر مین پہ نظر آتے نہین -
سنگریزون کے عوض ہر جاے پر
جمع ہوکر وان نسیمِ جانِ عام -
تاب جو ادراک موسیٰ لے گئی
آفتابِ حشر سے کہتے ہین جسے -
لکڑیون کے بدلے وان ہر جاے پر
وان جو دم ہے موجدِ جبریل ہے
وان نہین کچھ عبد او رب سے ہے کام
جاتا ہے وہ ہی اوس عالم کی بات
جب سنا یہ ماجرا عبرت فزا
آپ کو مطلق جو وہ پایا نہین
اِس خموشی سے عیان کیا بات ہو
ور نگر اندھیارا ہے دیجور کا

عالمِ عقبیٰ مین ہے بود و حیات
وہ جہان ہے دونون علت سے بری
نَے مکان ہے نَے زمین نَے آسمان -
دم مین پیدا ہو تو دم مین ہو نہان
آپ ہی ہین آپ کو پاتے نہین
ٹھوکرون مین رہتے ہین شمس و قمر
جھاڑتی ہے راہ کا کچرا تمام
آگ ہی ہر یک کے چھولے مین وہی
گھر گھر ایسے ہین وہان لاکھون لوتے
طائرِ سدرہ کے بھی جلتے ہین پر
جو صدا ہے صورِ اسرافیل ہے
ہے جہانِ لااُبالی اوس کا نام -
قلزم وارین سے دھویا جو ہاتھ
دم عدیم المثل کا جاتا رہا
آپ کو پھر اوس نے سمجھا یا وہین
نفی سے کیا دیکھنے اثبات ہو
منتظر رہ صبح کی کافور کا -

جلوہ ہی تحت و فوق مین میری ہی ذات کا
ہر شان مین ظہور ہی میری صفات کا

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

صورت کہین ہون دید کہین آئینہ ہون مین
الہام ہون کہین تو کسی جا ندا ہون مین
موسیٰ کی شکل ہون کہین نور خدا ہون مین
گہہ فرش گاہ عرش پہ جلوہ نما ہون مین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

شمع حرم کہین تو کہین ہون چراغ دیر
اشفاق و اتحاد کسی جا کہین ہون بیر
گلچین کہین چمن ہون کہین اور کہین ہون سیر
گاہی بناے شر ہون گہی ہون بناے خیر

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

منصور ہون کہین تو کہین بایزید ہون
مرشد کی شان ہون کہین شکل مرید ہون
شبلی کہین جنید کسی جا فرید ہون
دیدار ہون کہین تو کہین عین دید ہون

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

دریا کہین ہون موج کہین ہون کہین حباب
ذرہ کہین ہون مہر کہین ہون کہین سحاب
ساقی کہین ہون جام کہین ہون کہین شراب
سائل کہین سوال کہین ہون کہین جواب

ہو دیکھا تھا کہا جو سنا تھا پوچھا کہ اے ہم نفسو بیان کرو وہ کونسی
زمین ہے وہ کونسا آسمان ہے وہ کونسا عالم ہے وہ کونسا
جہان ہے وہ کون ہے جسکو مین نے سو رہے پر دیکھا وہ کون ہی
جسکو مین نے کھو گئے پر پایا وہ کون ہے جسکا مکان دیدہ ہی وہ کون ہی
جسکا جہان نادیدہ ہے وہ کون ہے جسکی کرسی عرش برین ہی وہ کون ہی جسکی آمد و
رفت شہ رگ سے قرین ہے وہ کون ہی جسکا سایہ عالم ہی وہ کون ہے جسکا آئینہ
آدم ہے وہ کون ہی جسکا پیام مَن رَآنِی ہے وہ کون ہی جسکا کلام لَن تَرانِی
ہی وہ کون ہے جسکو سجدہ کرنا جی چاہتا ہی وہ کون ہی جسپر درود بھیجنا جی
چاہتا ہی وہ کون ہے جسکی سیرت رب کی ہے وہ کون ہی جسکی صورت عرب
کی ہی وہ کون ہے جسکا مقام حق بین کی نظر ہے وہ کون ہے جسکا نام نور البصر
ہی جان سے جانا کیونکر ہوگا جانان کا آنا کیونکر ہو گلستان سخن مین اڑی ہے منزل
بہت کڑی ہے گھر سے جا سکتا نہین آپ مین آ سکتا نہین وہ کون ہے
جو مجھے مطلب تک سر دست پہنچائیگا وہ کون ہی جو مجھے آدمی بنائیگا
اِس گفتگو سے ہر ہر کا دم بند ہوا کوئی نہ بہرہ مند ہوا سماعت نے کہا مین اِس
ذکر سے بے بہرہ ہون بصارت نے کہا مین اِس تصور سے نابینا ہون
حیات نے کہا یہان سمجھ دار کی موت ہے قدرت نے کہا مجبور ہون یہان
مطلب میرا فوت ہی نطق نے کہا یہ سخن گومگو ہے یہان مین زبان بُریدہ ہون

جھانکتا نہین مین فضاے حدیقۂ خلا و ملا ہون - عالم مین نُور البصر مشہور ہون - دیکھو تو نزدیک سمجھو تو بہت دور ہون - مرنا اگر ضرور ہے وصال میرا کب دور ہے دو قدم کا راستہ ہے چشمک مین معانقہ ہے بیٹھی بیٹھی مچل جا - خود آرا انگر سے نکل جا - پہلے قدم مین دُنیا ہے وہان بلوغت کو پہونچنا ہے - چہار مقام اوس منزل مین ہین - سالکین اوس جا مشکل مین ہین وہان سے جسنے پار ہوا - وُہی جوان واقف اسرار ہوا - دوسرے قدم پر عقبیٰ ہے - وہان ضعیفی پیدا ہے - اوسمین بھی مقام چار ہین - سالک جدِ ناچار ہین اوسکے آگے بستی ہماری ہے - اوسکے آگے پستی تمہاری ہے وہان جان دیجیے گا - وہان جان لیجیے گا - وہان قال آئینہ ہوگا - وہان حال ہر آئینہ ہوگا - وہان لن ترانی سنگِ راہ کہے گا - وہان درخت اَنَا اللّٰہ کہے گا - وہان رازکشود ہوگا - وہان ایاز محمود ہوگا - وہان مجنون انا لیلی کہے گا - وہان خدا نماز پڑھے گا - وہان سخن بے دہن ہوگا - وہان مقیم غریب الوطن ہوگا - عیان او رہوجائیگا نہان و ہوجائیگا نظم

شہر ہے وہ دو جہان سے بھی پرے	دین و دنیا جس کے ہین کوسون ادھرے
ہے دو عالم سے وہ عالم تیسرا	ابتدا ایہہ ہے تو وہ ہے انتہا
فہم مین آتا نہین کچھ وہان کا راز	ایکسان ہے امتحان و امتیاز
وہان نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے کوئی	وہان نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے کوئی

شامیون کی طرح تلے اوپر ہوکر شکم پُر ہونے کو نعمت جانکر حکمت و دمسازی سے
لقمان کے سوا دوسرا دم بھرتا نہین۔ کوئی ناکا پھلکا روٹی کے پیٹ مین
مُکّا کھاکر خشکی سے کہتا ہے یا منّان حرص مجکو چپاتی سے پرآٹا پھیر اکیلا ہی۔ کوئی
ترش روہوکر کا سودا جانکر چٹنی چاٹنے کے لئے ناچار زندگی سے کھتا ہے
کوئی مسافر مقیمون کی طرح کوفتون کی کوفت مین کڑی سہکر کہتا ہے اب ترکاری
سے جو سُویا ہی وہ چوکا ہے۔ کوئی گلبدن نا مشروع جامۂ نفیس کے تا شمار مین
کہین جا بُوسی کرنی ناتھہ تامل کے صحن مین کمخواب کرتا ہے۔ کوئی سڑی جو مکان
پایا نہین جگر کو تھام کے بے محل آسیا کی صورت گھر گھر شسدر بنکر ٹکیان
کھا رہا ہے۔ کوئی بد لگام مونہہ زور کو سمندِ باد پا کا تصور ایسا خوگیر ہوکر نعل
در آتش کیا ہے کہ پیش بندی سے تنگ آکر رکاب مین شہسوارون کے رہنے ناپتا ہی۔
کوئی دانا قوم مشتائین سے مادام شکار کا صیدی بنا ہوا انکا لے او جلے سے
زمانے کے بازنہ آکر بحری بنکر بلبلونکی رگڑ جھگڑ دیکھہ رہا ہی۔ کوئی مینی بد گہر
زر کی تمنا مین سُونا حرام جانکر کہتا ہی یا قوت ملے یا سوروپ سے مسمار ہوکر
مرجانے کو خاکسار اکسیر جانتا ہے۔ کوئی حجازی عراقیونکی طرح نغمہ کے خیال کو
یگانہ جانکر بے قانون بے گت پردے سے آہنگ وجد کر رہا ہے۔
کوئی عبّاسی بارہ پر ہمدمون کی تیغ و سپر کو قبضہ مین سے اپنے اوسان بجا
نرکھکر دیکھا نہ بھالا ڈھال ہوگیا ہی۔ کوئی نونہال گلون کی ہوا مین پھولون

از قضا آیا نظر سے خفے | وہ خفی یون جس سے مشتق ہو جلے
گوش بھی پائے نہ تھے راہ یقین | پیش دستی کی بصارت نے وہین
گود مین لڑکا ابھی تھا شیر خوار | بطن مین پھر اک حمل پایا قرار
موج اک پونہچی نہ ساحل تک ابھی | دوسری اک موج سر پر آ لگی
سلسلہ ٹوٹا نہین تقریر کا | بات کا کچھ اور پایا مدعا
مآلِ کار سے ہو کر خبردار | عدیم المثل اب ہوتا ہی بیدار

نشان اک بے نشان کا دھونڈتا ہی
اِرادہ اِس کا مطلق دور کا ہی

ابھی نظارے سے نظر سیر ہوی نہ تھی بات کرتے دیر ہوئی نہ تھی آنکھ تھپرا گئی طبیعت گھبرا گئی حجاب نے کہا خبردار ہو جا مونہہ اپنا پھرا لے خواب نے کہا بیدار ہو جا گھر کا اپنے راستہ لے عدیم المثل نے فی الفور اوس عالم سے نکل گیا جگہہ پہ اپنے آ کر سنبھل گیا ہمسایہ مین جا بیٹھا سوتا ہوا فتنہ اوٹھا ایک در سے بصارت آئی ایک گھر سے سماعت آئی ایک جا سے حیات دوڑی ایک سرا سے گویائی پہونچی ایک سو سے قدرت نے مونہہ دکھلایا ایک رو سے ارادت نے رنگ جمایا ایک راہ سے علم ظاہر ہوا ایک چاہ سے عشق حاضر ہوا ایک مکان سے عقل پیدا ہوی ایک شان سے ہمت ہویدا ہوی عدیم المثل نے ہر ایک کو اپنا جانکر ہر ایک کو ہمدم پہچان کر

نہ گوشِ جان سے کلام بے صوت و صدا اسنا پھر قدم ارادت اپنا یافتِ اسرار قدم مین مقام جاہ مین رکھا یہان اوہی حال دیکھا کہ ہر پست فطرت کا دماغ عرش معلی پر ہے پانون ہر ایک ہواخواہ کا دوش صبا پر ہے۔ کوئی اپنی تخت و تاج پر مغرور ہے۔ کسی کی آنکھ نشۂ دولت مین مخمور ہی۔ کوئی مسرور جبہہ سائی پر ہی۔ کوئی مغرور سرافرازی پر ہی۔ کوئی قصر بلند پر طناز ہی۔ کوئی اسپ و فیل پر ممتاز ہے۔ کوئی زعم سے انشا آرائی کے اختصار و تفصیل عبارات کو جملۂ معترضہ جانکے القاب و آداب اپنے بڑھا رہا ہی۔ کوئی فخر شاعری سی سودا جو ہوا جرات سی سوز و درد جگر کے آتش زبانون مین میر ہو کر اسیر کی طرح بیت مین اپنے قلابے زمین و آسمان کے ملاتا ہے۔ کوئی منطقی فکر مین جزوی و کلی کے مقام تجرید مین قانون سے طول کلامی کے اشارات کا دم بھرتا ہی۔ کوئی عالم علت و بے ترکیبی سے حیث و بحث مین حروف کے جملہ عمر اپنی ہر نوع سے صرف کر رہا ہی۔ کوئی محاسب جمع خاطر کے لئے فاضلون مین افراد دفتر حکمت کا آپ کو نقطۂ منقسم جانتا ہے۔ کوئی منجم گردشِ سیارہ سے پیش آنے کو ثابت نہ پاکر سادہ لوحی سی چلن تارونکا بار بار شمار کرتا ہے۔ کوئی خود بین خودی کو اپنی خدا سمجھ کر خود بخود بندگان خدا پرست سے آکر جھگڑتا پھرتا ہی۔ کوئی خاندان پر اپنے نازان ہی کہ وہ خلف سلطان ہی یا نبیرۂ اُمرائے عالیشان ہی۔ کوئی عالی نسبی پر بھولا ہی کہ جدّ بزرگوار اوسکا اکمل الکلا سے ہے یا اعرف العرفا ہے۔ کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے تھے

ارادت نے کہا جرأت کام نہین کرتی یہان مین پاشکستہ ہون۔ علم نے کہا مین نہ
جانتا نہین عقل نے کہا کچھ سمجھ مین آتا نہین عشق نے کہا واہ بیاہ مبارک ہے
ہمت نے کہا بسم اللہ مبارک ہو یہ دن خدا نے دکھلایا کہ آپکی ابھی زبان پر
یہ لفظ آیا ہم آپ کے غمگسار ہین ہم آپ کے خدمتگذار ہین ارادہ کیجئے آمادہ ہوجیے
آپ کیون ششدر ہو مکان سے باہر ہو عشق سے خوش رہو رنج نکرو
ہمت ساتھ ہے شش و پنج نکرو ایکدم کی راہ ہے بات مین وصال دلخواہ ہے
پل بھر مین پہونچ جاؤگے سانس بھی لینے نہ پاؤگے ابھی تکرار باقی تھی
کہ عدیم المثل کو چھینک آئی بہت خوش ہوا کہ مین نے فال نیک پائی
الحمد للہ کہا مردانہ ہو کر عشق و ہمت سے جدا نہو کر قدم ارادت اپنا بافتِ اسرار

قدم مین پہلی منزل دنیا مین رکھا

اول مقام حرص مین اوترا محفل کا وہان کے رنگ دیکھا

کوئی بے آبروچاہ سے کی چاہ مین ماہی بے آب ہو رہا ہے۔ کسو کا جگر مدام بے کیف و کم
سوزِ شرابِ دوآتشہ مین کباب ہو رہا ہے۔ کوئی استنبولی پان کی طلب مین مان
پان کھو کر جو تری لب پر نرہی چون نہ بولکر جان سپاری کرتا ہے۔ کوئی
اوچکا شیرخوار کی صورت بالائی پر نظر جمایا ہوا دودھ کے لئے دودو دل سے
نکالکر دودو کو پکار رہا ہے۔ کوئی بدقوام سمر قندی مصریون کی طرح نبات کر کر
پر جھنکے مین مٹھائی کے تھپیڑے کھا جانے شک کرتا نہین۔ کوئی ادھورا جلا بھنا

کہ نہر کی شکل بنکر روانہ ہی۔ کوئی زر و نقرہ اجناس کو مہا لچھمی جانکر پوجتا ہی۔ کوئی جوالا مکھی مین جو آتش کا شعلہ پہاڑ کے دامن سے نکلا ہی اوسکو عجائب و غرائب اور کرامت و صفت سمجھکر سجدہ کرتا ہے۔ کوئی گنیش کو جسکا سر فیل کا اور دھڑ انسان کا ہی چھالیا سپیاری چڑھا پوجا کرتا ہی اور اسکی پوجا سب کی پوجا پر افضل و مقدم جانتا ہی۔ کوئی رامچندر کو معبود پہچانتا ہی۔ کوئی لچھمن کو جو رامچندر کا بھائی ہی اوسکی صورت بنا کر پوجا کر رہا ہے۔ کوئی سیتا کو جو رامچندر کی زوجہ ہی سجدہ کرتا ہی۔ کوئی مہا کالی دیوی کا بندہ بنا ہی۔ کوئی چاند سورج کے روبرو پانی ڈالتا ہے۔ کوئی زحل مشتری زہرہ عطارد مریخ راس و ذنب کو پوجا کر کے دلکی حسرت نکالتا ہی۔ کوئی مہا دیو کے لنگ کو جھاری رکھکر دودھ اور پانی ملا کر دھار ڈالتا ہی۔ کوئی منگل کو جو پتھر سے انت کری ہوئی راستی کو لات مار کر منات کے آگے اوندھا پڑا ہوا ہی۔ کوئی گوسالہ صفت گاے کو پوجتا ہی اور کہتا ہی اسمین دیوتی موجود ہے اسکا گوبر پیشاب اوسکے حق مین جنرات اور دودھ ہی۔ کوئی پتھر پر تلسی کا پتا رکھکر کہتا ہی مینے سالگرام کو پوجا کیا ہی۔ کوئی کرشن یعنی کنیا کو سجدہ کرتا ہے۔ کوئی وشنو یعنے بشن کی پوجا کرتا ہے۔ کوئی پراغ سے کو لگا رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ناستیک میرا مذہب ہے جو مین سمجھتا ہوں دوسرے کو معلوم کب ہے یہان نہ کوئی کسیکا بندہ ہے نہ کوئی کسیکا خدا ہی جہنم ہی نہ جنت ہی نقشہ یارونکی بناوت جنت ہی دوزخ رنج کا نام ہے جنت کا لقب آرام ہی سوا عنصرونکے

باشندون کو وہان کے دیکھا کہ ہر ایک آغاز و انجام سے بے خبر ہے کمال ہے نہ ہنر ہے
کوئی سنے قالب ہے پیچ مین بندش دستار کے پھنسا ہے۔ کوئی زیر پائی کا مبتلا ہو کر
ایڑیان رگڑتا ہے۔ کوئی موشگافی سے محاسن کے رکھنے کو عیب سمجھتا ہے
کوئی روسیہ نسخہ خضاب کو دستِ غیب سمجھتا ہے۔ کوئی حیرت زدہ آئینہ کا نادیدہ
ہے۔ کسی کا دل صدچاک شانہ بازی مین اٹکا ہے۔ کوئی سفید پوشی کی
نباہ مین بزاز بازار ناسوت سے رشتہ داری مین لاتا ہون کہتا ہے۔ کوئی زرد
روسرخروئی سے سرسبز ہونے کو لباس رنگین کی نیرنگی مین نیلا پیلا ہو رہا ہے
کوئی کمل کمل کے تار مین کہتا ہے کہ موبمو مجھے بال بال مین اعجاز موسوی
دکھائی دیتا ہے۔ کوئی زندہ درگور کیسے گھر نہ جاکر قبرستان پر تکیہ کیا ہے۔
کوئی جبہ و عمامہ کے خیال مین جامے سے باہر ہو کر گھر کے اندر آپ کو حلقہ
مین صوفیون کے شمار کرتا ہے۔ کوئی سرد مہر دوشالے کے سنبھال مین
سرگرم ہو رہا ہے۔ کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدھر چلے
کسیکو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام
ہوے ناحق دودن مین بدنام ہوے دنیا مین ذلت و خواری
جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی عدیم المثل نے
دس برس تک سامع اونکے قال کا رہا بینا اونکے حال کا رہا
لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم بصر سے پل بھر دیکھا

یہ سخن راست مطلق ہے - کوئی کہتا ہے بندہ بیدانتی کہلاتا ہی ہماری بیدانت
شاستر مین لکھا ہے عالم خواب وخیال ہے برہما کے سوا موجودیت دوسرے
کی محال ہے برہما خالق کائنات ہی بشن رزاق موجودات ہی مہادیو کو دسترس
سب کے فنا کرنے پر ہے برہما خدا مقرر ہے جسدم برہما کو نسیانی ہوئی ذی
روح ہوا ہی بشن مہادیو یہ سب یک جسم برہما ہی پس جسنے نسیانی کو فراموش
کیا بیشک وہ خدا ہوا ہے اوسکو راحت حاصل ہے وہی خدا کہلانے کی قابل ہے
کوئی کہتا ہی بندہ میمانسک کہلاتا ہے ہماری میمانسا شاستر مین لکھا ہی کہ اللہ جل شانہ
نے مخلوق کو نہین پیدا کیا ہی اللہ مین طاقت مطلق نہین ہے کوئی اللہ برحق
نہین ہے عیش و عشرت تکلیف و راحت ہمارے نتائج اعمال ہین اور بندگان خدا
مختار افعال ہین عالم کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے بحر و بر آسمان و زمین جھاڑ و پہاڑ
اسی کی موجودیت ہمیشہ ہی اور ہر انسان سے برہما کا ظہور ہوتا ہی جو چاہا وہ برہما ہوا ہے
کوئی کہتا ہی مین نیایک برحق ہون نیای شاستر کا عارف مطلق ہون جانتا ہون
مداومت باشندگی جنت اور جہنم مین نہین ہے ذات کو اللہ کی بدایت و نہایت
نہین یقین ہی جہان قدیم ہے لیکن معدوم ہوگا اللہ کی یک شکل ہی سمجھدار کو معلوم
ہوگا - کوئی کہتا ہی مین ویشیشک بنا ہون ویشیش شاستر کا معتقد ہوا ہون مہاراج
کناد کا قول سچا ہے بندہ موافق اونکے قول کے چلتا ہے کناد اور گوتم مہاراج
کا قول مین نے ایک پایا ہی جسنے نیائی شاستر لکھا ہی جو نیایک کے قول و افعال ہین

کدھر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی
ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے دنیا مین
ذلت و خواری جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی
عدیم المثل نے دس برس تک سامع اسکے قال کا رہا بینا انکی
حال کا رہا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم مہر سے پل بھر دیکھا
نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سنا۔ راقمان داستان
حقایق معانی و صورت محرران پاستان دقایق غیب و شہادت خامۂ
نکات بصیرت نویس سے صفحۂ اشارات سماعت کو یون منقش
کرتی ہین کہ عدیم المثل نے چالیس برس تک مکتب دنیا مین طفل ابجد خوان
کی صورت دل سیپارہ کو مصحف رخسار نور البصر کے تصور مین زیر و زبر
کرتا رہا تبارک و تعالی مطلق صفحۂ مخبر یکے سوا ایک ورق مدنظر
کچھ پیش نہ آیا تاؤ کھا کر الحمد للہ کہتا ہوا ایک قلم دفتر تعلقات دنیوی
پر فرد باطل جانکر میم کھینچا نوشتہ پر اپنے حرف رکھکر نکتہ سنج کی
طرح عاقبت قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین منزل عقبی مین رکھا اول مقام
کفر مین آیا۔ دیکھا تو خلایق کی کثرت سے بھیر بھاڑ انگنت ہی۔ کوئی تردامن کو بیدانشی
نے ماہیت اسلام پانی رخصت جوندی نالے بھر بھر کر پانی سے ماجرا اپنا کہہ رہا ہے
اور گنگا ندی کو سر سے مہادیو کے نکلی سمجھتا ہی۔ کوئی سارستی دیویکو جانتا ہے کہ

مگر مذہب عشاق مین مقبول کبریا ہے اوسکا فرمان بردار ہون لاحول کہنے والے سے
بیزار ہون - کسیکو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدہر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے
آئے تھے کیا کر چلے خلقت مین ہر ہر کو معبود جانا حقیقت مین مطلب کو
مفقود کیا ظاہر مین سادہو اوتار رہے باطن مین مقصد سے اغیار رہے
معلوم نہوا آپ سی گذر کر آپکو پانا کیا ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جان جان
ہو جانا کیا ہی عدیم المثل نے پندرہ برس تک اونہین کے نکات قال کا عبارت
حال ہوا اونہین کے معنے حال کا صورت قالی رہا لیکن اُس نور البصر کو منظور نظر کو
چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سنا
پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام اسلام مین رکھا
دیکھا تو یہان اور ہی معاملہ ہے سمجھا تو اور ہی ڈھنگ ہے نیا تماشا ہی سات
رُباط اچھی نظر آئے ششدر ہو کر استفسار کیا تو نام ہر ایک کا لوگون نے علحدہ تبلائے
کسی نے کہا ایک رباط سُنیہ ہے یہان کے باشندون کو اہل سنت و جماعت
عالم کہتا ہے اعتقاد انکا ٹہیک ہی کہتے ہین خدا وحدہٗ لاشریک ہے، عالم حادث
ذات اوسکی قدیم ہے ذات حق کی حیّ القیوم عالم عدیم ہی سوا اوسکے دوسرا
موجود نہین وہ عدیم المثل کیتا ہے سوا اوسکے کوئی معبود نہین وہ نور البصر دوسرا ہے
عالم جاہل ہے اللہ عالم الغیب والشہادہ ہی اتصال کسو سی نہ انفصال اور نہ حلول و
اتحاد علت و عیب و نقصان سی مبرا ہی جامع جمیع صفات کا ہی نائب اوسکی بے شک

کوئی موجود نہین سواے عناصر کے میرا کوئی معبود نہین - کوئی کہتا ہے بندہ بودہ
شاستر کا قایل ہے اوس سے مطلب میرا حاصل ہے مُردار کو حلال جانتا ہون عورت
کی صورت دیکھنا حرام پہچانتا ہون ہر پل عالم فنا ہوتا ہی اور ہر پل عالم بقا ہوتا ہے
عالم کو بدایت نہ غایت ہی سواے اسکے جو تکرار ہی جھوٹی حجت ہے - کوئی کہتا ہی مینے
جین شاستر سے مطلب اپنا حاصل کیا ہے خدا کو محض بے صفت جانتا ہون -
کوئی شی خدا سی پیدا نہین ہوئی پہچانتا ہون جو شخص نیکی کرتا ہی اوسیکا خدا نام ہی اوسیکا
کلام خدا کا کلام ہے - کوئی کہتا ہے مین شیو پوران کا حال سنتا ہون برہمت
والی کو جپتا ہون پیش از ظہور کائنات ناف سے بشن کے کنول کا پھول کھلا ہی
اوسمین سے برہما پیدا ہوا ہے برہما کے اور بشن کے درمیان کئی روز مناقشہ رہا ہی
بشن نے برہما کو کہا مین نے تجکو پیدا کیا ہے برہما نے بشن کو کہا مین نے تجھکو ہویدا کیا ہے
اس عرصے مین آسمان سے ایک دُھوان ظاہر ہوا اوسمین سے برہما کو خطاب
آیا کہ تو برہما اور یہ بشن بجا ہے جسکی ناف سی کنول کا گل کھلا ہی اوس سے تو
ظاہر ہوا ہے اب ہم نے تجھکو کہا ہے تو مخلوق پیدا کر جہان کو ہویدا کر جب
برہما نے اوس دخان کو دیکھا اوسمین سے ایک لنگ نظر آیا برہما نے ہنس کی شکل بنکر
اوس لنگ کی پیمایش کو اوڑا اور بشن خوک بنکر تحت الثریٰ مین چلا گیا دس
ہزار برس تک دونون پھرتے رہی اوس لنگ کی انتہا نپائی جب برہما نے جانا میرا خالق
میرا معبود میرا صاحب لنگ حق ہی اوس دن سے اوس لنگ کی پوجا شروع ہوئی ہے

نماز جماعت کی سنت مطلق نہین ہی مسح اوپر موزے کے درست الحق نہین ہر دیرسے
روزہ افطار کیا کرتے نماز مغرب ہمراہ نماز عشا پڑھا کرتے رکوع اور سجود مین یکبار
تسبیح پڑھتے ہین بعد نماز کے السلام علیکم نہین کہتے ہین فیما بین اونکی کثرت اوہام
سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک کے علیحدہ طریق ہوے ہین
کوئی کہتا ہی مین **علویہ** ہون حضرت علی کو نبی جانتا ہون - کوئی کہتا ہی مین **امقیہ**
ہون حضرت علیؑ کو جو شریک نبوت اور رسالت سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین **شیعیہ**
ہون حضرت علیؓ کو جو تمام صحابہ سے فاضل تر نہ جانے اوسکو کافر سمجھتا ہون -
کوئی کہتا ہی بندہ **اسحاقیہ** سے ہے قایل نہین ختم نبوت کا ہی - کوئی کہتا ہی **زیدیہ**
میرا نام ہی سوا اولاد علیؓ کے میرا کوئی نہین امام ہے - کوئی کہتا ہی **عباسیہ**
میرا لقب ہے بادشاہ اور امام میرا فرزند عبد المطلب ہے - کوئی کہتا ہی مین **امامیہ**
ہون سطحہ زمین کو خالی امام سے نہین جانتا ہون سوا بنی ہاشم کے کوئی امام
خلیفہ نہین سوا بنی ہاشم کے کسی امام فاجر کے پیچھے نماز پڑھنی روا نہین امام
بندۂ بے عیب ہین امام عالم الغیب ہین - کوئی کہتا ہے بندہ **نادسیہ** ہی
جو شخص کہ اپنے کو بہتر جانے اوسے کافر کہتا ہے - کوئی کہتا ہی مین **تناسخیہ**
ہون جانتا ہون کہ روح انسان کے قالب سے جب جدا ہوتی پھر آئینہ دوسرے
قالب مین روانہ ہوتی ہی - کوئی کہتا ہی بندہ **لاعنیہ** ہو دشمن عائشہ و زبیر و طلحہ
و معاویہ کا ہی ابد تک اونکو بد کہتا ہون اونکے نام کا تبرا کرتا رہتا ہون -

بندے کے وہی اعمال ہین - کوئی کہتا ہی مین تنجل شاستر کا بندہ ہوا ہون بغیر ریاضت
اور محنت کے کوئی چیز حاصل نہوگی سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین سانکھہ شاستری
ہون سب کو سُناتا ہون جب وقت عالم کے فنا کا آتا ہی ہر ایک عنصر ہر ایک
شی مین غائب ہو جاتا ہی خالی آواز مین گم آتش صورت مین گم پانی ذائقہ مین گم
خاک شامہ مین گم ہوا لامسہ مین گم ہو جاتے ہین یہ نکات ہر ایک کی فہم مین کہان
آتے ہین - کوئی کہتا ہی بندہ نانک پنتی ہوا ہی بابا نانک کا چیلا بنا ہے ہمارے
بابا نانک مشرکون سے بیزار ہین ہانندا اور ہنوون کے وہم اور دہوکے مین نہین
کلام سے انکی ظاہر توحید کے اسرار ہین بیشک وہ سب مخلوق کا اوتار ہی سوائے
خدا کے دوسرے کا نہین طلبگار ہے نینا دیوی کی پوجا کی ہی اوس سے حاجت اپنی چاہی
ہے افلاک پر گیا ہی عالم بالا کا تماشا دیکھا ہی نازل اوسپر کتاب ہے، کلام اوسکا کلام
حق لاجواب ہے - کوئی کہتا ہی میرا مذہب سب مذہب سے فاضل تر ہی ہندو مسلمان سے
رتبہ میرا برتر ہے مقر ہوں عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا خدا کا جانتا ہون والدہ کو اونکی خدا کی
زوجہ پہچانتا ہون بندہ اونہین کا بندہ ہے دوسری بات غلط پہچانتا ہے -
کوئی کہتا ہی بندہ شیطان کا غلام ہی شیطان کا کلام خدا کا کلام لا کلام ہے شیطان
کے برابر کون موحد ہوا ہے جو سوائے خدا کے دوسرے کو سجدہ نہین کیا ،
شیطان کے موافق کون عابد ہوا ہے شیطان اوستاد فرشتون کا ہو شیطان
کے برابر کون عالی ہمت ہی کہ گردن اوسکی طوق لعنت ہی ظاہر ہین در خود خدا ہی

کوئی کہتا ہی بندہ کونینیہ ہی صاف کہتا ہی جو شخص کہ طہارت مین اندام کو سخت
ملکر اعضا کو خوب نہین دھوتا ہے فرض اوس سے ادا نہین ہوتا ہی - کوئی کہتا ہے
مین محکمیہ ہون حکم خدا کا اوپر خلق کے مطلق نہین جانتا ہون - کوئی کہتا ہی
مین اخنسیہ ہون منکر جزاے اعمال کا ہون - کوئی کہتا ہی بندہ کنزیۃ ہی
زکوۃ کو فرض نہین جانتا ہی - مال کے میل مین پامال ہو رہا ہون - کوئی کہتا ہی
مین شمراخیہ ہون عورتون کو مانند بوے گل و ریحان کے جانتا ہون تین
بے ملک مین بغیر نکاح کے وطی اونسے روا ہی بندہ یہی عمل کر رہا ہی - کوئی کہتا ہی
نام میرا میمونیہ ہی بندہ غیب پر ایمان لانا باطل جانتا ہی - کوئی کہتا ہے مین
معتزلیہ ہون ایمان سے بیزار رہتا ہون صاف کہتا ہون قرآن مجید
مجموعہ نقول و حکایات ہی قدیم نہین ہی خیر و شر کا فاعل رب کریم نہین ہی نماز جنازہ
کی واجب کہان ہی ایمان کسب انسان ہی دعا و صدقہ زندگان حق مین میت کی
بیفائدہ و بیکار ہی شفاعت سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح انکار ہی
حساب و کتاب میزان گنہگارونکا درمیان دوزخ او رجنت کے ہوتا ہی معراج
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس سے ہوا ہی فرشتہ مومن سے افضل تر ہی عقل
مومن او رکافر کی برابر ہی رویت حق سبحانہ وتعالی کا قایل نہین ہون انکار ہی کرامت
اولیا کی غلط ہی جھوٹی تکرار ہی خدا تعالی خالق جب ہوا جسدم مخلوق کو پیدا کیا اور رزاق
جب ہوا اسوقت جب ان کو رزق پہنچایا اللہ تعالی ذات سے اپنے عالم و قادر ہے

انبیا ہین اور ملائک برحق بے انتہا ہین کتابین جو اللہ نے انبیا پر اوتاری ہین
راست مطلق ہے بہشت و دوزخ حق ہے مسلمان بہشت مین رہین گے کفّار
دوزخ مین جلینگے پانچون وقت کی نماز فرض یقین ہی روزے ایک مہینے کے
فرض مبین سے ہے زکواۃ مال و حج کعبہ فرض صاحب مقدور پہ ہی شراب کا پینا زنا کا
کرنا چوری رشوت حسد عُجب و نخوت حرام مقرر ہی قیامت کا آنا یقین ہی ایکدن
یہ آسمان ہی نہ زمین ہی عالم تمام فنا ہوگا اللہ تعالی پھر سبکو زندہ کریگا سب سے حساب
لیگا نیک کو جنت دیگا اور بد کو جہنم ہی جسکا پیشہ یہان ظلم و ستم ہی جس نے اپنے
گناہ سے توبہ کی اوسکو دوزخ سے نجات ہی جس نے انبیا کے قول کو نمانا اوسکو
دوزخ ابداً ہیہات ہی جو لوگ خواہش نفس سے گناہ مین مبتلا ہین اور بغیر توبہ کے
مرگئے چند روز سزا اونکو دی جائیگی پھر بحر رحمت جوش مین آئیگی اللہ تعالی سفارش
سے سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تائید سے آل و اصحاب کبار کی اور دعا سے
عالم و حافظ اور نیک کردار کے اور مدد سے اولیاے واقف اسرار کے اونکو بہشت مین
داخل کریگا ہر ایک مومن ہمیشہ بہشت مین رہے گا ۔ دوسرا رباط رافضیہ ہی
یہان کے مقیمون کو عالم رافضی کہتا ہی طریقہ اونکا یہ ہی کہ اصحاب ثلثہ پر طعن کرنا
واجب جانتے ہین بجز جناب مظہر العجائب علی ابن ابی طالب کے کرم اللہ وجہہ
پیشوا اپنا کسیکو نہین پہچانتے ہین اور کہتے ہین کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کو ذات سے اپنی رسالت مین قیام نہین اور جناب غوث الاعظم قدس سرہ اولاد امام نہین

جواب نہین ہے خلق کو پیدا کیا حق نے اپنے علم کے ظہور پر نہ معلوم کے شعور پر
کوئی کہتا ہے مین سالقیہ ہون معاف کہتا ہون ثواب و عقاب نیکی بدی سے
صلا کم نہین ہوتا ہے بندہ شر سے دور خیر سے حق کا ہمدم نہین ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے
لسیلیہ میرا نام عیان ہے یہی میرا بیان ہے سعادت و شقاوت دونون ظہور سبحان ہے
نہ اطاعت سے سود نہ معصیت سے زیان ہے۔ کوئی کہتا ہے حبیبیہ میرا نام ہے گفتگو سے
تقریر میری رو برو ہے مجھے خوف دوزخ کا نہین خدا دوست میرا ہے کہین دوست کو
دوست عذاب دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین تملینیہ ہون اوسیکو خیر کہتا ہون جس سے
نفس میرا شاد ہے وہ دل آرام ہے وہی میری مراد ہے۔ کوئی کہتا ہے مین خوفیہ
ہون عذاب حق سے مصلحتاً خوف رکھتا ہون دوست کو دوست ڈراتا ہے دوست کو
دوست سمجھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین فکریّہ ہون یہی کہتا ہون فکر عبادت سے
لاکھہ چند بہتر ہے جسکو علم زیادہ ہو اوسکی عبادت ساقط اکثر ہے خدمت اوسکی خلق کو
ضرور ہے شرکت اوسکی ہر ایک کے مال و اسباب مین منظور ہے جسکو اوس سے انکار ہے
وہ ظالم ناہموار ہے۔ کوئی کہتا ہے مین جنیّیہ ہون منکر وارث میراث کا ہون
پانچوین رباط قدریّہ ہے وہانکا متوطن آپکو قدری کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے
مین احمدیہ ہون منکر سنت رسول اللہ ہون جو چیز کہ نزدیک خدا کے کفر ہے نزدیک
خلق کے ایمان ہے جنازہ کی نماز جو واجب نجانے وہ زندہ درگور ان ہے۔
کوئی کہتا ہے مین ثنویہ ہون جانتا ہون نیکی ذوالمنن سے ہے اور بدی اہرمن سے ہے

کوئی کہتا ہی مین راجعیہ ہون صاف کہتا ہون سحاب مین آفتاب جمال مظہر العجائب
چھپا ہوا ہے ظہور جلوہ والا پیش از قیامت کے ہونے والا ہی آسمان پر کہکشان
کہان ہی علیؑ کے لشکر کا نشان ہی فلک پر رخشان برق نہین ہی شم ہین
علیؑ کے دُلدُل کے اسمین فرق نہین ہی - کوئی کہتا ہی مین متربصیہ ہون
حق جانتا ہون مسلمانون سے مجھکو عداوت ہی بادشاہون سے مقابلہ
کرنا میری ملت ہی **تیسری رباط خارجیہ** ہے وہان کی باشندون کو
عالم خارجی کہتا ہی خلقت اسمین کثیر ہی ہر ایک کی علیحدہ تقریر ہی جماعت سے انکار
کرتے ہین تکفیر اہل قبلہ ہر بار کرتے ہین معاویہ رضی اللہ عنہ سے اتحاد رکھتے
ہین جناب مظہر العجائب علیؑ بن ابیطالب سے عناد رکھتے ہین فیمابین مین اونکی
کثرت اوہام سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک کے علیحدہ طریق
ہوے ہین - کوئی کہتا ہی بندہ ازرقیہ ہی صاف کہتا ہی وحی منقطع ہوئی -
کوئی مومن کبھی خواب نیک نہین دیکھتا ہی کوئی رتبۂ ولایت کو نہین پہنچتا ہی -
کوئی کہتا ہی مین **اباقیہ** ہون یقین جانتا ہون ایمان قول عمل مسلمان ہی
یا نیت انسان ہی - کوئی کہتا ہی مین **ثعلبیہ** ہون کام میرا تدبیر سے کرتا ہون
غافل نہین ہون تقدیر الٰہی کا قایل نہین ہون - کوئی کہتا ہی مین **خازمیہ** ہون
زکوٰۃ کو فرض مجہول جانتا ہون فرضیت اوسکی مجھپر آشکارا نہین مین اوسکو
سمجھتا نہین - کوئی کہتا ہی مین **خلفیہ** ہون تارک جہاد کو کافر کہتا ہون

کوئی کہتا ہی مین حرقیہ ہون جانتا ہون جو شخص کہ جہنم مین جاتا ہے آگ سے
اوسکا کچھ اثر باقی نہین رہتا ہی - کوئی کہتا ہے مین مخلوقیہ ہون قرآن کو
مخلوق کہتا ہون - کوئی کہتا ہی مین غیریہ ہون منکر رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم ہون لیکن حکیم کہتا ہون - کوئی کہتا ہی مین زنادقیہ ہون منکر
معراج شریف اور قیامت کا ہون عالم کو قدیم جانتا ہون خدا کو چشم سر سے
دیکھنا درست پہچانتا ہون - کوئی کہتا ہی مین فانیہ ہون بہشت
اور دوزخ کو فنا سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین لفظیہ ہون منکر عبارت
قرآن کا ہون یعنی قرآن بندے سے ایجاد جانتا ہون معنی کا اسکے خدا موجد
ہی سمجھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین قبریہ ہون سب سے کہتا ہون عذاب قبر مین
نہین ہی تم سب اہل غفلت ہو اگر ہوتا تو اوپر ہوتا تا دوسرونکو عبرت ہوے
کوئی کہتا ہی مین واقفیہ ہون قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق اسمین مجہی تامل ہے
صاف کہتا ہون - ساتوین رباط مرجیہ ہی باشندون کو وہان کے
عالم مرجی کہتا ہی - کوئی کہتا ہی مین علمیہ ہون علم کو ایمان جانتا ہون جو
شخص کہ اوامر و نواہی سے واقف نہین وہ کافر ہی بندہ خوب ماہر ہی - کوئی
کہتا ہی مین تارکیہ ہون علم کو سبب جمع مال دنیا جانتا ہون عمل واسطے
نعمت عقبی ہی ترک کرنا دونون کا مشغولی حضوری مولی ہی - کوئی کہتا ہی مین
شامیہ ہون کہتا ہون جو شخص ایکبار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مشتقت

نہ ساتھ علم و قدرت کے ہی یعنے صفات حق کو نہین ہے ذات سی موجود ہی کے ہی جانتا ہون جو عدم ہی وہ بعدم سراسر ہی جو موجود ہے وہ موجود اکثر ہے ہر شخص کسی کے ہاتھ سے کشتہ ہوے اجل یقین ہی یعنے قاتل اوسکا اوسکو اگر نہ مارتا وہ مرتا نہین ہی علامت قیامت غلط پہچانتا ہون خروج دجال و یاجوج ماجوج کو کذب جانتا ہون پیغمبر علیہ السلام نے قبل معراج کے نبی کہان تھے اور پیش از وحی کے نہ مومن تھے نہ کافر فقط معصوم انسان تھے عرش جائے بلند کا نام ہے کرسی علم و حجاب کا مقام ہے لوح تمام علم او رتدبیر ہے قلم تقدیر ہے پیغمبر علیہ السلام نے کلام اللہ تعالی سے بے واسطہ سماعت نہین فرمائین فعل بندے کے مخلوق اللہ کے نہین پائے ہین **چوتھی رباط** جبریہ ہی وہان کا ساکن ایکو جبری کہلاتا ہے - کوئی کہتا ہی مین **مضطریہ** ہون صاف کہتا ہون خلق مانند جماد کے مجبور بہر طور ہے خیر و شر سے اونکو علاقہ نہین قادر اونکا اور ہے - کوئی کہتا ہی **افعالیہ** میرا نام ہے یہی میرا کلام ہی خلق کو فعل ہے لیکن قدرت نہین ہی حرکت صحیح ہی لیکن جرأت نہین ہی - کوئی کہتا ہی نام میرا معیتہ ہی یہی میری تکرار ہے خلق کو قدرت ہی لیکن ساتھ فعل کے اظہار ہے - کوئی کہتا ہی نام میرا مفروغیہ ہی یہی میرا مقولہ ہی ظہور عالم کا جو کچھہ ہونے والا تھا ہو گیا آئندہ حاشا و کلا تغیر و تبدل نہو گا - کوئی کہتا ہی مین **مجازیہ** ہون صاف کہتا ہون کوئی بندہ فعل سے اپنے مبتلائے عذاب نہین ہی خدا اپنے اختیار فعل سے جو چاہیگا وہ کریگا اوسمین کچھہ سوال و

کوسون دور ہے عدیم المثل ہے نے پندرہ برس تک اونہین کے نکتہ قال کا
عبارت حال ہوا اونہین کے معنی حال کا صورت قال ہوا لیکن اوس نور البصر کو
منظور نظر کو چشم سر سے پل پھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سُنا
پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام سلوک مین رکھا
وہان اور ہی تماشا دیکھا۔ کوئی کہتا ہے مجھے ذکر دوریہ اور مدوریہ یاد ہی
اوسکو چہار حلقی کہتے ہین مجھے ارشاد ہے ذاکر کو اوسکے جلد مکاشفہ
عالم غیب کا ہو فی الفور مطلوب کا سامنا ہو اول کلمہ لا ناف سے جانب راست
و چپ سے لیکر دماغ تک کھینچے بعدہ کلمۂ اِلٰہ کو یمین و یسار سے ادا کرے
بعدہ اِلّا اللہ کو شدت سے دلپر ضرب کرے لفظ ھُو پر اِس ذکر کی انتہا
کرے۔ کوئی کہتا ہے چند روز مین خدا کا بھید کُھل جاتا ہی ذاکر خدا کو جلد
پاتا ہی اول دلکی طرف متوجہ ہوکر اَنَا کہے اور فلک کی طرف متوجہ
ہوکر فِیہ کہا کرے پھر دل کی جانب توجہ کرکے ھُوْ بولے
اَللہ جل شانہ ابواب خزائن اسرار اوسپر جلد کھولے۔ کوئی کہتا ہی
سالک کا حجاب جلد دور ہوجاتا ہی مطلوب روبرو آتا ہے دلکی طرف متوجہ
ہوکر فی انا کہے اور فلک کو دیکھکر اَنْتَ کہا کرے پھر دلکی جانب توجہ
سے اَنَا ھُوْ ھُوْ پکارے فی الفور گنجینۂ اسرار ہاتھ آوے۔
کوئی کہتا ہے سیدھی جانب سے اللہ اکبر کہے اور دل سے کلمۂ

کوئی کہتا ہے نام میرا کنانیہ ہے افعال خلق مخلوق ہے بندہ نہین پہچانتا ہے۔ کوئی
کہتا ہے شیطانیہ میرا نام ہے منکر وجود شیطان ہون یہی میرا کام ہے۔ کوئی
کہتا ہے بندہ شرکیہ ہے جانتا ہے کہ کوئی کسی کا نہین ہے۔ ایمان مخلوق خدا کا
نہین ہے۔ کوئی کہتا ہے مین وہمیہ ہون یہی میرا فہم ہے کہ فعل میرا وہم ہے
کوئی کہتا ہے مین ابدیہ ہون جہانِ فانی کو مقامِ ابد جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے
مین ناکسیہ ہون سمجھتا ہون اطاعت بادشاہان روا ہے درست اختلاف
علما ہے۔ کوئی کہتا ہے مین قاسطیہ ہون کسب و ہنر سے مال جمع کرنا فرض
جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین نظامیہ ہون خدا کو شئی سمجھتا ہون۔ کوئی
کہتا ہے مین متزلیہ ہون بدی تقدیر سے میری ہے نہین شک کرتا ہون
کوئی کہتا ہے مین مشربیہ ہون سب سے علیحدہ ہون گنہگار کو کافر جانتا ہون
توبہ مقبول نہین خوب پہچانتا ہون چھٹی رباطِ جہمیہ ہے اسمین ہر ایک
جہمی کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین معطلیہ ہون اسما صفات کو اللہ کے
مخلوق سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین متراصبیہ ہون علم و قدرت مشیتِ
ایزدی مخلوق ہے باقی سب کو غیر مخلوق کہتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین مترافیہ
ہون معاف کہتا ہون خدا کے حصہ مین گردش ہے مقام اوسکا نہین یکجا ہے
یعنی جابجا پھرتا ہے کوئی کہتا ہے مین واردیہ ہون جانتا ہون مومن کی
جہنم مین جا نہین جو شخص کہ جہنم مین گرے پھر اوسکا نکلنا ہوتا نہین۔

پڑھا کرے چالیس روز بجز نانِ جُوار کے کچھہ نہ کھایا کرے جمعہ کے دن سے ابتدا
کرے تمام شب نہ سویا کرے حیات ابدی پاوے ہمجنس خضر ہو جاوے۔ کوئی
کہتا ہی اگر یا مُحیِی کا تصور ایک مدت رکھے عجیب و غریب خرق عادت پیدا ہووے
چاہے تو نظر سے غائب ہو جاوے خلقت دور نزدیک کی اوسکو نظر آوے
جو چیز قسم شیرینی سے یا میوہ جات یا طعام سے ہو بے موسم کی خواہش سے
اوسکے حاضر ہو جاوے جو شخص اوس سے مقابلہ کرے خراب ہو فاضلان دفتر
عالم مین فرد لاجواب ہو بات اوسکی کوئی رد کرے کیا مجال ہی جو دیکھہ لے اوسکو
فرمان بردار بہر حال ہی عمر اوسکی دراز ہو لیکن ذاکر صفاے قلب مین ممتاز ہو
کوئی کہتا ہی اگر ذاکر بعد تہجد کے نماز صبح تک بیدار رہے اور نظر اپنی ترہ بینی پر
رکھے لسانِ قلب سے کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی ہر دم تکرار کرے خیالات غیریت سے
مطلق انکار کرے بیشک مستجاب الدعوات ہو عالم غیب کا معائنہ اوسکو دن رات ہو
زہر اور سحر اوسپر اثر نکرے ہمیشہ تندرست رہے ناتوانی اور ضعیفی سے باز ہو
عمر اوسکی دراز ہو۔ کوئی کہتا ہی مجھے پاس انفاس کی ترکیب یاد ہی بندہ اِس فن مین
اوستاد ہی ہر دم اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہوا دم اوپر کھینچتا ہون پھر اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دم کو نیچے
اوتارتا بیٹھتا ہون اور کبھی اَللّٰہ کہتا ہوا دم کو اوپر کھینچتا ہون پھر اَللّٰہ کہتا
ہوا نیچے دم اوتارتا ہون دیدۂ دل میرا باز ہے عُمر میری دراز ہے۔ کوئی کہتا ہے
مین قلب سے لَا اور نفس سے اِلٰہَ اور روح سے اِلَّا اللّٰہ صفا سے مُحمّد خفی سے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کہا بعد وہ اطاعت کرے یا معصیت کچھہ زیان نہوگا - کوئی
کہتا ہی بندہ راجیّہ ہی یہی میرا مقولہ ہی جو شخص کہ اطاعت خدا کی نکرے بخدا
گنہگار نہوگا - کوئی کہتا ہی مین شاکیّہ ہون مفصل میرا حال سنئے کہ ایمان
مین مجمل شک رکھتا ہون - کوئی کہتا ہی مین عملیّہ ہون ایمان عمل کے ساتھہ
ہی کہتا ہون جسکو کہ نہین عمل ہے ایمان مین اوسکے خلل ہے - کوئی
کہتا ہی منقوضیّہ میرا نام ہے یہی میرا کلام ہی لطف سے حق کو زیادتی
ایمان کی ہی قہر سے حق کی کسادگی ایمان کی ہی - کوئی کہتا ہی نام میرا استثنیہ
ہے مین مومن ہون اگر اللہ چاہتا ہی - کوئی کہتا ہی مین آثریہ ہون قیاس
دلیل باطل جانتا ہون - کوئی کہتا ہی مین بدعیہ ہون صاف کہتا ہون شہوکل
کرنے جہان مین پیدا ہوتی ہے بے خواست ارادت حق کی ہویدا ہوتی
ہی نخوت کا دم بہرتا ہون بادشاہون کی فرمان برداری نہین کرتا ہون -
کوئی کہتا ہی مین مشبہیہ ہون حق جانتا ہون اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر
پیدا کیا ہی شاہد اسکا خدا ہی - کوئی کہتا ہے مین حشویّہ ہون واجب و
سنت و نفل کو ایک جانتا ہون - کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے
تھی کدھر چلے کسیکو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے - معلوم
نہوا آپ سے گذر کر آپ کو پانا کیا ہی معلوم نہوا انجان سے انجان ہو کر جا نجان
ہو جانا کیا ہی ظاہر مین مشیخت مآب صدر صدور ہے باطن مین مطلب سے

شبانہ روز کہتا ہون دل میرا بظاہر پھڑکتا نظر آتا ہی۔ دل مین رکھو تو دل اپنا
بتاتا ہون اگر طالب حق بہرا یا گونگا ہوا وسکو بے گفتگو توجہ قلب سے
بہرہ ور کرونگا زبان سے اصلا کچھ نہ کہونگا باطن کو اوسکے اپنے باطن مین جذب
کرونگا دم مین خود بخود خدا سے ملا دونگا قال باطل ہی حال حق ہی مجھے
توجہ مین دستگاہ مطلق ہے۔ کوئی کہتا ہے مجھے نہ ذکر و فکر سے علاقہ ہی
بندہ کان مین انگشت رکھکر سنتا ہے دل میرا ہر دم ہُو ہُو کہتا ہی جی میرا ہون
ہُو ہو گیا ہی۔ کوئی کہتا ہے ابھی مرضی اگر ہو تو فاتحہ مجھپر اخلاص سے پڑھو وجہ
میرا بڑا ہے مجھے سورۂ اخلاص کے ورد کا گورکھ دھندا لگا ہی الحمدللہ کشف
القبور ہوا ہے۔ کوئی انسان فرشتہ خو ہمسایہ پری ہو کر کہتا ہے جان کی
قسم کھاتا ہون مین سورۂ جن سے پانچ آیتین بہت ورد کیا ہون جن جن کا
کہو تو مین ابھی آسیب لے آسیب اوتارتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مجھے انگشت نما
نہ کیجئے دیکھئے بخت مساعد ہے کہان پہنچا ہون سورۂ اخلاص کو ورد کیا ہون
دست بدست کیا ہاتھ پایا ہون سر دست ناخن پر حاضرات لکھو لتا ہون غیب
کی بات بولتا ہون۔ کوئی کہتا ہی مین نے یا صمد کا وظیفہ کیا ہے۔
عجیب و غریب نتیجہ نظر آیا ہے جسوقت مین یا صمد کہکے عود کی ڈلی جلاتا
ہون جس بزرگ کی روح کو چاہتا ہون بلواتا ہون غائب و حاضر کا حال لوگون کو
سنواتا ہون اوسوقت فخر سے اوس کمال کے جسم مین نہ سماتا ہون

لَا اِلٰہ کھینچکر جانب چپ سے سیدھی جانب لیجاوے پھر اِلَّا اللہ کو بیچ
دل کے ضرب کیا کرے جو چاہے وہی ہوا کرے - کوئی کہتا ہی یک
ذکر مجھ کو یاد ہی یہ سب اذکار کا اوستاد ہی یکطرف مین آتش سُلگائے اوسکو
روبرو رکھکر شعلۂ آتش پر ضرب اِلَّا اللہ لگائے بعدہ ایک ضرب اِلَّا اللہ
دل پر ہوا کرے یہ راز خویش و بیگانے سے اخفا رکھے توجہ تیز پر غلبہ ہوگا عالم
معانی کا مکاشفہ ہوگا - کوئی کہتا ہی قرآن شریف چہار سُو اپنے رکھے اول سیدھی
جانب سے یَا حَیُّ کا ضرب قرآن پر کرے بعدہ جانب چپ قرآن پر یَا قَیُّومُ شدت
سے کہے اور آگے پیچھے تشدد سے ضرب کیا کرے آگے یَا سَمِیْعُ پیچھے
عَلِیْمُ کہا کرے چہار سو کا تماشا نظر آویگا عالم شرق و غرب جنوب و شمال کا روبرو
پائیگا - کوئی کہتا ہی روبرو اپنے قرآن شریف کھلا رکھے اول اوسپر
ضرب کلمہ اثبات کا کیا کرے بعدہ دل پر شدت سے ضرب کرنا جلد عالم معانی
کا کشف ہوئے - کوئی کہتا ہی اگر کوئی آفتاب کو سیدھی طرف اپنے تصور
کیا کرے ماہتاب کو طرف چپ کے تصور مین رکھے چند روز یَا مُحْیِیْ زبان قلب
سے ادا کرے عالم ارواح سے ملے آتش ہوا سے اوسکے ٹھنڈھی ہو جائے
ہوا یاد کرے وہ بہ آسانی پانی پر صاف چلے وار تیغ و تبر کا نہ لگے تصرف
اوسکا عالم اجسام مین جاری ہو بشرط تعلقات بشری سے ذاکر عاری ہو - کوئی
کہتا ہی ذاکر ایک گوشہ سنبھالے اوسپر غیر نظر نہ ڈالے تمام شب یَا مُحْیِیْ و ہزار بار

پڑ ھا ہون تائید سے اوسکے مگس کی صورت ہوا پر اوڑتا سیکھا ہون دنکو پانی
مین چراغ جلاتا ہون ۔کوئی کہتا ہے مین مراقبہ مین رہتا ہون قلب کی صورت
کاغذ پر بنا کر آب زر سے اسم ذات لکھکر گھورتا بیٹھتا ہون ۔کوئی کہتا
ہے مین مراقبہ کر رہا ہون آئینہ پر اسم ذات لکھ کر گھورتا بیٹھا ہون ۔کوئی کہتا ہے
مین بھی مراقبہ مین بیٹھا ہون وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کی معنی کا تصور کر رہا ہون
کوئی کہتا ہے مجھے بھی یک مراقبہ یاد ہے کامل میرا اوستاد ہے
اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ معی کا دل مین تصور کرتا ہون عجیب
وغریب تماشا دیکھتا ہون ۔کوئی کہتا ہے ہستی سے گذرنے کی نیک راہ
بتلاتا ہون بعد ہر نماز کے کہنا خداوندا مین ہستی سے اپنے توبہ کیا ہون ہستی
پر میری ہستی تیری ہویدا ہوئی میری صورت مین تو آئینہ ہووے اسم کو میرے تیرے
اسم مین فنا کر فعل کو میرے فعل مین تیرے خدایا محو کر صفت کو میری تیری صفت
مین پاؤن تو نظر آوے مین نظر نہ آون اس صورت سے اگر کوئی سالک تکرار
کریگا ہستی سے اپنی انکار کریگا نظر مین اوسکے جلوۂ جمال الہی ہو منکشف
او سپر اسرار نامتناہی ہو ۔کوئی کہتا ہے جب تک خلاف نفس نہ کرے سالک
کبھی منزل مقصود کو نہ پہنچے نفس کا خلاف ضرور ہے اوسی سے ذکر و شغل و ریاضت
پاس حق کی منظور ہے نفس کو لذتون سے باز رکھنا ریاضت مین اوقات اپنی
ممتاز رکھنا نفس امارہ وہی ہے جو انسان کو لذتون مین دنیا کے ڈالکر چاہ معصیت مین

اخفا سے اللہ اداکرتا ہون یہ لطیفہ ستہ ہین - اِس شغل کی برکت سے انوار دیکھا
کرتا ہون جو اوجالا زرد کہ جانب پشت سے نظر آتا ہے پھر جلد غائب ہوجاتا ہی
سراسر مکر شیطان ہی لاحول بھیجتا ہون کہ وہ نتیجہ غفلت و نسیان ہی اگر دست
چپ سے نمود اوجیالا ہو اور رنگ اوسکا نیلا ہو اوسکو تجلی نفس کی جانتا ہون -
شرارت نفس آمارہ کی پہچانتا ہون جو اوجالا کہ دست راست سے سرخ یا سبز
نظر آتا ہی اوسکو مین نے اپنے شیخ کا نور سمجھا ہی اور جو اوجیالا سپید روبرو سے
نمود ہوتا ہے جانتا ہون وہ نور محمدؐ کا ہی جو اوجیالا کہ بے جہت بیرنگ بی نظیر
نظر آتا ہی پھر ایک لمحہ مین غائب ہوجاتا ہی ہوش میرا کھوتا ہی پھر اشتیاق
اوسکا مجھکو ہوتا ہے سمجھتا ہون وہ نتیجہ اسرار نا فنا ہی ہر وہی انوار الٰہی ہی سوا ے
مشاہدہ کے حال اوسکا قید قلم ہوتا نہین وہ کیا جانتا ہے جو دیکھا نہین - کوئی
کہتا ہی مجھے عبادت بے ریا یاد ہی ہر دم یاد مین حق کے رہتا ہون - یہی
مجھکو ارشاد ہے پہلوے چپ سے دم کو کھینچتا ہوا دماغ تک کلمہ طیب کو
زبان غیب سے ادا کرتا ہون اور دماغ سے دم اوتارتا ہوا پہلوے چپ تک
اسما حضرات صوفیہ کے پڑھا کرتا ہون یہی طریق عبادت خاصان حق ہی اسی سے
کشود اسرار مغلق ہی - کوئی کہتا ہی مردم حق بین کی نظر مین حال میرا آئینہ ہے
میری آنکھو ن مین عالم غیب کا تماشا ہی خامۂ تار نظر سے صفحہ پر خارج کی کلمہ طیب کو
لکھا کرتا ہون زمرۂ اہل نظر مین داخل ہوا ہون - کوئی کہتا ہی مین یا ہو یا ہو دل سے

اوسکا جاری ہی کہ وہ نائب حضرتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی حق کا ہردم
باریاب ہے۔ کوئی کہتا ہی مین ثُمَّ اَنزَلَ کی آیت مدت پڑھا ہون برکت سے
اوسکے حضرت خضر علیہ السلام سے ملا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین ذکر روحی کیا ہون
کلمۂ طیب کو زبان بند کر کر روح سے پڑھتا ہون عالم ارواح کا تماشا نظر آتا ہی
جو زبان سے کہتا ہون وہ ہوجاتا ہے بارِ امانت جو حق تعالی نے سر پہ میرے
رکھا ہی مطلب اوسکا کون سمجھتا ہی مین بیان کرتا ہون بارِ امانت یک محبوبِ
چہاردہ سالہ ہے مقام اوسکا کنارِ دل کے ہے ناسوت کا سامنا باندھا کھلا
ہی منہہ اوسکا جسدم ناسوت سی پھر جائیگا اور دِل مین اوتر آئیگا چودہ طبق کا
حال افشا ہوگا عالم علوی اور سفلی کا روبرو آئینہ ہوگا۔ کسیکو خبر
نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے کسی کو خبر نہین کس لئے
آئے تھے کیا کر چلے۔ عمر تمام ہوئی ناکام ہوے ناحق دو دن
مین بدنام ہوے معلوم نہ ہوا آپ سے گذر کر آپ کو پانا کیا ہے معلوم
نہ ہوا جان سے انجان ہو کر جانِ جان ہوجانا کیا ہے ظاہر مین مشیخت مآب
صدر صدور رہے باطن مین مطلب سے کوسون دور رہے عدیم المثل نے پندرہ
برس تک انہین کی نکتہ قال کا عبارت حال رہا انہین کے معنی حال کا صورت
قال ہوا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوشِ
جان سے کلام بے صوت وصدا سنا۔ پھر قدمِ ارادت اپنا

کوئی کہتا ہے نیند سے چونک کر سنو خیال اگر بجا ہے مین نے آنکھ بند کر تصور
سے یا بدیع السموات والارض ایک جگہہ پڑھا ہے مدت مین کمال ما تھہ آیا ہی
مجھے لوگون کے خواب مین جانا آتا ہے - کوئی کہتا ہے مین یا حیُّ یا قیُّوم کو دم
سے پڑھتا ہون برسون تصور مین ان اسما کے رہا ہون برکت سے اوسکے مانند
جسم مثالی کے دم مین جہان چاہتا ہون وہان جاتا ہون بہر صورت ہر دیار
ہر مقام مین صورت اپنے لوگون کو بتلاتا ہون روے زمین کی سیر دم بہر مین
کرتا ہون بظاہر آنکھہ مین مردمون کے نہین بہرتا ہون آپ کو روح مجسم
پاتا ہون حجرے مین بند کردو باہر نکل آتا ہون - کوئی کہتا ہے مین اسم ذات
کا کاسب ہون ماسوا اللہ کا جاذب ہون جسکی قلب پر متوجہ ہوکر دم کرونگا مدد سے
مقلب القلوب کے دل مین ہو تو بیہوش کردونگا - کوئی کہتا ہے مین نے آفتاب کا
مدت تصور کیا ہے دھوپ مین دنون بیٹھا ہی میری نظر مین یہ تاثیر ہے
جسکی طرف گھورتا ہون گویا ہدف پر تیر ہے روبرو میرے کوئی آ نہین سکتا کوئی
با میری توجہ کا اوٹھا نہین سکتا - کوئی کہتا ہے مین نے شیر تواری سے دھوپ مین
تصور سورج کا کیا ہی چیتا میرا برآیا ہی جناب حیدر کا مجھپر سایہ ہی مجھے شیر بنکر
بیٹھنا آتا ہے - کوئی کہتا ہے پانی کی بات دیکھو دریا محیط دن رات سے
نتیجہ اوسکا صاف ظہور پایا ہی مجھے پانی مین پانی ہو جانا آتا ہے - کوئی کہتا
ہے روغن نہ کھا کر آب و نمک سے آپ کو بچا کر برسون یا قدیرُ یا بصیرُ

کوئی کہتا ہی پانی کا ماجرا کما ہی پانا ہے پانی محیط زمانہ ہی پانی سے حیات جہان ہی
پانی سے ثبات کون ومکان ہے پانی کی ماہیت پانی سے ہے نور البصر کی ذات پانی
ہی۔ کوئی کہتا ہے سب فسانہ ہی آدم گندم پر پروانہ ہی اوسکا بھوکا زمانہ ہی اوسی کیواسطے
آدم نے جنت چھوڑا ہی وہ نہو تو کفر ہے نہ اسلام ہی دل سا ہی نہ دل آرام ہی وہ ہی جان
عالم کا خلاصہ ہی وہی جانتا ہی جو دانا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی۔ کوئی کہتا ہی
سب وہم وخیال دھوکا ہی نطفہ تخم تہال دوسرا ہی وہی آفرینش کائنات کا مبدا ہے
وہ احدیت ووحدت کا خلاصہ ہی اوسی سے ہیجدہ ہزار عالم پیدا ہے وہی شان
جناب عشق کی ہویدا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے سب سوتے
ہین کون بیدار ہی محال یافت اسرار ہے آنکھین توکھولو کیا نظر آتا ہے وہ کون
ہی جو خواب مین جاتا ہی تحقیق خبر ہی وہی نور البصر ہی۔ کوئی کہتا ہی آنکھین موند کر
دیکھو تو کیا نظر آتا ہے یعنی اندھیارا دکھلائی دیتا ہی اوس اندھیارے کو بغیر
چشم کے جو دیکھتا ہے اوسی کو دیکھتا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی۔ کوئی
کہتا ہی آنکھوں کو اپنے خوب ملکر ہلانا پلکون کو اپنے اوٹھانا اوسمین جوت سی
جھلک نظر آتی ہی وہی شان نور البصر کی ہی کہ دیدہ مین سماتی ہے۔ کوئی کہتا ہے
سر بینی پر اپنے حق بینی سے نظر جمائے ایک مدت وہی تاک لگائے چند روز
مین بات بن آتی ہی جوت تارے سی نظر آتی ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی۔
کوئی کہتا ہی اوپر نظر کرکے درمیان دو ابرو کے ٹکٹکی باندھو چند روز تو تصور کرو

ڈبوتا ہے۔ نفس لوامہ وہ ہی جو اوّل گناہ مین ڈالتا ہی پھر شرمندگی سے توبہ کرکے روتا ہے۔ نفس مطمئنہ وہ ہے جو طمانیت رب سے اپنے لیتا ہے نفس ملہمہ وہ ہی صفات ملکیت اوسپر غالب ہو دادِ ملکیت دیتا رہے۔ کوئی کہتا ہے مین فیض اقدس کا اور فیض مقدس کا خلاصہ جانتا ہون معنی اوسکے خوب پہچانتا ہون فیضِ اقدس تجلی ذاتی سے ہے جو حضرت علم مین قرار دیتی ہی اعیان کے تعین پیش از وجود کے فیض مقدس وہ ہے جو تجلیات اسما ہین جو اعیان کی تعین خارج میں مطابق حضرت علم کے وجود دیتے ہین بود ونمود کے۔ کوئی کہتا ہی خدا حاضر و ناظر ہے مین مردانِ غیب سے ملا ہون خدمت مین انکے رہا ہون تین سو چھپن انسان ہین یہ سب عہدہ دارانِ بارگاہِ سبحان ہین۔ تین سو جو انسان ہین ہوا وہوس کے طریقے کو باطل کرتے رہتے ہین سالک اونکو ابطال کہتے ہین۔ دوسرے چالیس تن ہین کام اونکا جدا ہے اخلاق ذمیمہ کو اوصاف حمیدہ سے تبدیل کرتے ہین عرف اونکا ابدال ہوا ہے۔ تیسرے سیاح سات انسان ہین مامور ارادت سبحان ہین کہ دایما محو صفات ذات رحمان ہین حقیقت اونکی حقیقت مین حق کے فنا ہی حق نے اونکو اپنے پاس سے مرتبہ تنزل دیا ہے ان ہفت انسان مین جو پانچ تن ہین اوتاد انکا نام ہے اور تین شخص ہین کہ عرف اونکا غوث و اوتاد و قطب مشہور عام ہے اور ایک انسان ہے کہ بواسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض حضرت وہاب سے ہے نام اوسکا قطب الاقطاب ہے۔ قیامت تک فیض

تو آسمان عالم کو گھیرا ہوا ہے آسمان عالم کی نشو نما سے آسمان محیط جہان ہے آسمان سے بناے انس وجان ہے آسمان نور البصر کی ذات ہے عالم تمام اوسیکی صفات ہے کوئی کہتا ہے عقیدہ جملہ اہل تصوف کا باطل ہے حق کہتا ہون مجھے حقایق مین دستگاہ کامل ہے آفتاب پرست ہون نشۂ مے مشاہدۂ آفتاب سے مست ہون آفتاب کو گھورتا رہتا ہون آفتاب کو مبدع کائنات سمجھتا ہون آفتاب سے جملہ معدنیات نباتات حیوانات کا ظہور ہے آفتاب سے دیدۂ عالم پر نور ہے آفتاب نہو تو عالم ظلمات ہے آفتاب سے کائنات کی کائنات ہے تحقیق خبر ہے آفتاب نور البصر ہے

کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے کسیکو خبر نہین کس لیے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام ہوئے ناحق دو دن مین بدنام ہوے معلوم نہوا آپ سے گذر کر آپ کو پا لیا ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے ظاہر مین مشیخت مآب صدر صدور ہے باطن مین غفلت یاب مطلب سے کوسون دور ہے عدیم المثل سنے پندرہ برس تک اونہین کے نکتۂ قال کو عبارت حال کیا اور انہین کے معنی حال کا صورت قال ہوا لیکن اس نور البصر کو

یہان سے مصنف کا حال بیان ہے

منظور نظر کو چشم سر سے پھر بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت وصدا سُنا فہرست جریدۂ کمالات الحال مین تحریر ہے عنوان صحیفۂ نہایات الوصال مین تفسیر ہے جب عدیم المثل کو چمنستان دنیا سے مراد بستان عقبی سے ثمر مراد ہمدست نہوا اور کہین پتا اوس گل ریاض معانی کا نہ پایا ثمرۂ بے برگی کا بار نظر آنے لگا

کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے قدرت اوسکی عالم مین ہویدا ہے ذات سے اپنے عرش پر جلوہ فرما ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے بغیر بدایت و نہایت کے ایک حال پر ہے عرش سے فرش تک جملہ ذاتِ عالم اوسی کا گھر ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے ذات اوسکی سراسر گنج نہان ہے قدرت کاملہ سے باطن مین اپنے عیان ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے عشق اوسکی ذات ہے عالم تمام صفات ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے روح اوسکی ذات مطلق ہے قالب اوسکی صفت برحق ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے عقل اوسکی ذات ہے حواس صفات ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے تن عنصری ہمارا اوسی کا وجود مطلق ہے جو صورت عالم مین ہے اوسی کی صورت الحق ہے - کوئی کہتا ہے مین نے نورالبصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے آنکھ مین جو مردم ہے اوسیکی تصویر ہے سوا اسکی سب جھوٹی تقریر ہے - کوئی کہتا ہے ہوا کی کسکو پہچان ہے جو انفس رحمان ہے ہوا مین تمام عالم بھرا ہے تمام عالم مین ہوا ہے تحقیق خبر ہے وہی نورالبصر ہے - کوئی کہتا ہے خالی کی تمام خدائی ہے نورالبصر کی ذات خالی ہے خالی شان یکتا ہے خالی مین تمام عالم بھرا ہے - کوئی نوجوان کہتا ہے یا پیر کہتے لڑکے کی صورت مین مین نورالبصر کو دیکھا ہے

توانائی یقین وعرفان مین حاصل ہوتی ہے یہان سے قدم آگے بڑھاتا ہی رفتہ
رفتہ عالم ملکوت مین چلا جاتا ہے مین سنے وہان کے ہر ہر ساکن سے جلیس
ہوا کلمات طیبات سے اونکے بہرہ ور ہوتا رہا کسی نے کہا ذات حق سبحانہ
تعالی کی عدیم المثل بے ہمتا ہے حلول و اتحاد کیف وکم عرض وجوہر ضد وند سے
مبرا ہی داخل نہ خارج متصل نہ منفصل دوسرا ہی احاطہ سی فہم کی باہر اسقاط الاضافات
بے چون وچرا ہے خلقت کو ذات سی اوسکی ایسی معیت ہی جیسے اشکال کو موم کے
سات نسبت ہی جیسے ظروف کو گل سے رابطہ ہی اور خیالات کو دل سے واسطہ ہو
سیاہی سے جسطرح حروف عیان ہی دریا سے جسقدر موج روان ہے زبان سے
جس نہج پر سخن نمایان ہی ویسے خلقت ذات سے حق کے جلوہ کنان ہی یہان سمجھ دار
کی موت ہے صوفیان خام کا مطلب فوت ہی جو موحد مبتدی مقام توحید مین قدم
رکھا ہی ہمہ منم کہتا ہی نزدیک اوسکے ذات وصفات وافعال واسما ایک ہے قریب
ہی نہ بعید ہی بد ہے نہ نیک ہے جو موحد متوسط ہے ہمہ اوست کا دم مارتا ہی وہ
بھی غلط عظیم مین پڑا ہے حفظ مراتب سے وہ بھی دور ہے نظر مین اوسکی برابر ظلمت و
نور ہے نجاست ولطافت کو ایک جانتا ہے خیر وشر کو متحد پہچانتا ہے مجبوری
اور مختاری کا نزدیک اوسکی ایک ڈہنگ ہے تقدیر اور تدبیر ذہن مین اوسکی ہمرنگ
ہی جو موحد منتہی ہوا ہی غایت توحید کو پہنچا ہے ترقی حالت سی کمال وحدانیت سے
اوسکو مکاشفہ ہوا ہی مرتبہ نفی واثبات کو حاصل کیا ہی فنا اور بقا کا معاملہ نظر آیا ہی جامع حقایق

ایک چاند سر پر نظر آتا ہی لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے
کوئی کہتا ہی شب ماہ مین بلندی پر آنٹے سایہ سے نظر لڑائے پھر سوئے آسمان
گردن اوٹھاتے ایک نور مجسم نظر آتا ہی لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہی تحقیق خبر ہی وہی نور البصر
ہی - کوئی کہتا ہی ہوش اپنا بجا رکہنا ہوا کی سمت نظر جمانا چوگان کی شکل موتیون کا خوشہ
دکھلائی دیتا ہی پھر یک لمحہ مین غائب ہو جاتا ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی - کوئی
کہتا ہی حجرۂ تاریک سنبھالئے بیٹھے گردن نہوڑائے قلب پر ٹکٹکی لگائے - وہان
اپنے تئین صاف بھلوا ہے بجلی کی صورت یک تجلی قلب پر غیب سے پیدا ہوتی
ہی اہل نظر کی عقل کھوتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے - کوئی کہتا ہی نصف
شب کو اوٹھکر گوش وبینی مین انگشت رکھکر بیٹھنا رمز اصول صدا کو پاتا ہی کلام بے
صوت سے مالامال گویا زمانہ ہی تین وضع سے صدائے مطلق آتی ہے جان جہان سے اپنے
صورت بتلاتی ہی تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے - کوئی کہتا ہی بندہ زمرے مین
عارفون کے داخل ہے تکرار کا میرے عالم قایل ہے خارج مین نور البصر کا ظہور ہے
عیان ہر سو خارج مین اوسیکا نور ہے - کوئی کہتا ہی نا خارج میری سب سے گفتگو ہی داخل
مین نور البصر کا جلوہ روبرو ہے - کوئی کہتا ہے مرتبہ تنزیہ کو مین نے پہچانا ہی آپ سے
خارج نور البصر کو مین نے نہین دیکھا ہی - کوئی کہتا ہی مین نے مقام تشبیہ کو پایا ہی
آپ سے خارج جلوہ نور البصر کا دیکھا ہی - کوئی کہتا ہے عقیدہ تمام عالم کا صریح وہم و
گمان ہی میری سمجھ کے - روبرو عالم جاہل ہے عارف نادان ہی - بدیع کی قسم دیکھو

خار ظلمت ہی گل نور ہے ایسا ہی ذات او تعالی شانہ کی بیحد آیات ہی عالم نباتات سے
ظہور صفت اوسکا جو شجر ہی وہ وجود آدمی ہی ساخ و برگ حواس ظاہری و باطنی ہی
گل و اثمار افعال خیر اوصاف حمیدہ ہی پوست و خار افعال شر اخلاق ذمیمہ ہی ظہور
ان سب کا بجز ذات کے محال ہے لیکن جو صاحب کمال ہے وہی جانتا ہی پھول
سے کنایہ ہدایت و راحت و منفعت ہی خار سے اشارہ ضلالت و محنت و مضرت سے
پھول اطاعت امر الہی سے خار عصیان نواہی ہی پھول حقیقت انسان ہی خار سیرت
شیطان ہی پھول لطافت ہی خار نجاست ہی پھول روشنی ہی خار تاریکی ہی خار
دوری ہے پھول نزدیکی ہی۔ کما قال اللہ تعالی وَیَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ
وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی
الْاَحْیَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ عاقل کو اشارہ کافی ہی غافل کو دم واپسین تک
جھگڑا باقی ہی کسی نے کہا حقیقت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مشترک درمیان عبودیت و ربوبیت کی ہی آئینہ مابین وجود مطلق اوصاف
بشریت کی ہی اگر ذات پاک کو منسوب الہیت سے کریں حق ہی اگر موصوف اوصاف
بشریت سے کریں راست مطابق ہی کیونکہ ذات پاک آپکی جامع ذات و صفات و
اسمائے الہی ہی منبع اعتبارات کیانی ہی آپ ہی کا ظہور واسطہ وجود و عدم کا ہوا آپ
ہی کے ذات سے رابطہ حدوث و قدم نے پایا مرتبہ غیب مین ذات آپکی منیب و حاکم
و فاعل ہے مقام شہود مین شان آپکی بنیابت کی حامل ہی آپ ہی کی شان تجلی اول

شگوفه ہوا خواہونکے خار جانکر ہر روش سے قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین
آگے بڑھایا مراقبہ صوری نے رو برو سر جھکا ملاقی ہوا کہا ای **عدیم المثل**
سنو تو یک حکایت ہے عجیب و غریب روایت سے ہے مین نے ایکدن کلبۂ احزان
جہان سے فضائے دلکشائے فہم مین جو چلا گیا دیکھا تو عجیب و غریب بستی ہے خلقت
کثرت سے بستی ہے مین نے اسم اوسکا باشندون سے استفسار کیا ہر ایک نے نام
اوس نواح کا علیحدہ تبلایا۔ کسی نے کہا **ناسوت** اسکا نام ہے کسی نی کہا
اِس بستی کا عرف عالم **اجسام** ہے۔ کسی نے کہا اسکو عالم **مجاز** کہتے ہین۔
کسی نے کہا اوسکو مقام **کثرت** کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اوسکو مقام سیر
کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اوسکو عالم **شہادت** کہتے ہین۔ کسی نے کہا
ہم نے اوسکو عالم **محسوس** پکارا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اوسکو مقام
دانش کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم اوس جگہہ کو **دنیا** جانتے ہین کسی نے کہا ہم اِس
سرحد کو عالم **عیان** پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا اوسکو عالم **بیداری**
کہتے ہین کسی نے کہا ہم اسکو عالم **جوارح** کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا
ہم اسکو عالم **ملک** کہا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو مزرعۃ الآخرہ پکارا
کرتے ہین۔ کسی نے کہا یہ عالم **امتیاز** ہے۔ کسی نے کہا یہ مقام **نیاز** ہے
باشندہ یہان کا جو پرہیز نواہی سے دوائے درد شرک و معصیت سمجھہ کر
کرتا ہے اور تابع اوامر الٰہی کا معجون شفائے ضعف ایمان و ایقان جانکر ہوا ہے

پھر بمصداق نَفَخْتُ فِیهِ مِنْ رُّوحِی کی روح کو اوسمین داخل کیا نام میرا انسان
رکھا جب مین نے حد بلوغت کو پہنچا حق نے ذہن رسا عطا کیا آپ کو مین نے
سراپا آئینہ اوصاف ذات وصفات واسما پایا تفصیل پر جب نظر پڑی اسکو
کو جانے ندیا زبان کو مظہر کلیم کہا گوش کو مظہر سمیع کا جانا دیدہ کو مظہر بصیر کا
دیکھا جسم کو مظہر قدیر کا پہچانا دلکو مظہر علیم کا پایا فعل کو مظہر مرید کا سمجھا جان کو مظہر
حی کا جانا آسمان کو سمجھا بدیع کا ظہور ہے زمین کو پایا عدل کی مظہر ضرور ہے خلقت
میری ظہور خالق ہے اکل و شرب میرا ظہور رازق ہے سخاوت میری معطی کا ظہور ہے
بخل میرا قابض کا مصدر مشہور ہے عداوت میری ظہور قہار ہے اُنست میری ودود کا
اظہار ہے مجھہ سے جو نجاست دور ہوتی ہے دافع کا ظہور ضرور ہے مجھہ
مین جو طہارت ہے طاہر کا ظہور ہے مین جو نفع رسا ہون نافع کا ظہور ہوا ہے مین نقصان
پذیر ہون ظہور ضار کا ہے مجھہ مین جو عزت ہے عزیز کا ظہور جانا جب ذلت ہوئی
خافض کا ظہور سمجھا جہل کو اپنے مُضل کا ظہور پایا ہدایت کو ہادی کا ظہور سمجھا
جب خیال و قیاس و فکر و حواس سے دلین اپنی صنعتین گوناگون دیکھین صانع کا
ظہور سمجھہ مین آیا جب عیش و نشاط لذات و راحتین بوقلمون پائین باسط کا ظہور
نظر مین آیا منہہ پر کہتا ہون شان میری صورت آئینہ ہے ظہور اسما و صفات و ذات
مجھہ مین ہر آئینہ ہے مین جو کہتا ہون موجود کا ظہور ہے عاقل کو اشارہ بس ہے تطویل کلام
نامنظور ہے کسی نے کہا فرمایا خواجہ حسن بصری نے خلاصہ تمام علم سماوی

ومعرفت علم اللہ ناظر تجلیات نامکرر ہوا ہے قرآن مجید احادیث حمیدہ کے موافق اونکا عقیدہ ہے صوفیان عظام مشایخان کرام کی روشن کا پیرو رہتا ہے سمجھتا ہے ذات اوسکی عین صفات نہ غیر صفات ہے صفات اوسکی غیر ذات نہ عین ذات ہے صفت اوسکی عین اسم نہ غیر اسم مقرر ہے اسم اوسکا نہ عین مظہر نہ غیر مظہر ہے جانتا ہے کہ جو ذات منقطع الاشارات اسقاط الاضافات محض مطلق ہے ظہور اوسکی صفات و اسما کا خلقت برحق ہے جیسی خالق اوسکا نام ہے مخلوق مظہر اسم و صفات و ذات خالق لاکلام ہے جیسے قہار اوسکا نام ہے مقہور مظہر اسم و صفات و ذات قہار علی الدوام ہے پس مظہر صفت معز اوسکی عزیزان ہین مظہر صفت غفاری اوسکی مغفوران ہین مظہر صفت جلالت اوسکی کافران و منافقان و اہل بدعت و مشرکان ہین مظہر صفت ہدایت اوسکی انبیا و اولیا و شہیدان و عالمان و عارفان ہین جیسے پانی نے چاہا کہ لذت رنگ برنگ کی ذات سے اپنی عیان ہو شقایق و ریاحین و نسترن و نسرین جلوہ کنان ہو پس پانی تمام نباتات مین روان ہوا ظہور قدرت منشأ آب عیان ہوا شجر و شاخ و گل و اثمار کا ظہور ہوا شہرہ لذات اثمار کا اور گلون کی رنگ و بو کا نزدیک و دور ہوا پس مظہر آب نباتات ہے مظہر نباتات شاخ و برگ نو ادات ہے مظہر شاخ و برگ گل و اثمار ہے اور پوست و خار ہے آب اصل ہے فرع تمام ہے کامل وہ ہی لاکلام ہے جو فرق درمیان لذت اثمار او مضرت خار جانے امتیاز مابین نیشکر اور زہر ہلاہل کیا کرے ہر چند دونون کا پانی سے ظہور ہے

آدم نور دیدۂ وجود عالم ہی عالم ظہور پرتو وجود آدم ہی آدم کی شان مین حق نے
فرمایا ہی حدیث قدسی یَا آدَمُ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُکَ لِی
آدم نے خطاب حق سے پایا ہی حدیث لَا یَسَعُنِی فِی الْاَرْضِ وَلَا سَمَائِی
وَلٰکِن یَسَعُنِی فِی الْقَلْبِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ التَّقِی النَّقِی آدم کا وصف حضرت
نے کیا ہی حدیث قلب المؤمن اکبر من العرش واوسع من الکرسی
وَافضل من ما خلق اللہ تعالی جس نے آدم کو دیدہ دل سے دیکھا ہے
اوس نے جمال ذو الجلال کو دیکھا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
مِرْآتُ الرَّبِّ کسی نے کہا فرمایا خواجہ امین الدین ابو ہبیرۃ
البصری نے بات سمجھنی کی ہی جب تک آدمی بھول مین ہی عالم حق مین اوسکی گنج مخفی ہی
جسدم آپ کو سمجھے گا ایک جہان وسیع نظر آئیگا جہان عرش فرش پا انداز ہے
ناز عین نیاز ہی موت عین حیات ہی صفات عین ذات ہی فراق عین وصال ہی
پردہ عین جمال ہی کسی نے کہا فرمایا خواجہ ممشاد علوی دینوری
نے آدم کی شہرگ سے نزدیک سوا آدم کے دوسرا کوئی نہین ہے دوسرا این اس
ہی لطیف تر لطیفہ کوئی نہین ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ
کی یہی تفسیر ہے باقی وقت ضایع کرنے کی تقریر ہے۔ کسی کہا فرمایا خواجہ
شمس الدین ابو الاسحاق چشتی نے سیر الی اللہ وہ ہی جو ذرات
عالم مین شان حق کی مشاہدہ کرنا حجاب ماسوا کو دور کرکے نتایج اسرار مطلق کا

وتعین اول عقل کل نفس کل قلم اعلیٰ ہے آپ ہی کی شان روح مطلق ول مطلق
جسم مطلق حد فاصل برزخ کبریٰ ہے محقق چہار اعتبارات سے وجود و علم نور شہود
مین آپ ہی کو منصف جانتے ہین آپ ہی کو آمر و مامور اور خلاصہ انسانی پہچانتے
ہین اسیواسطے جب آپ پر آثار عبودیت کا غلبہ ہوتا او سوقت جو کلام معجز نظام
فرماتے سمجھتے اوسکو یہ حدیث شریف ہے تعلیم امت ضعیف ہے اور جب انوار
ربوبیت کا غلبہ ہوتا او سدم جو کچھہ فرماتے جانتے اوسکو بیشک یہ کلام حق ہے
ظہور نتائج اسرار مطلق ہے مابین اسرار عبودیت کے اور انوار ربوبیت کے بوقت
علانیہ کی صورت ہے وہ جبرئیل کی حقیقت ہے وہی ایک سخن قدس کو کسی نے کہا یہ
کلام عرب ہے کسی نے کہا یہ پیام رب ہے مطلب کی بات کسی کی سمجھہ مین نہ آئی احمد
واحد کی رمز کسی نے نپائی مَن رَاٰنِی فَقَد رَاَ الحَقَّ کی شرح یہہ مختصر ہے
اَنَا بَشَرٌ من لَبشَرِی کی تفسیر معتبر ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا ومولنا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنا وَمَولنا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّم کسی نے کہا
اسرار تصوف کیکو معلوم کب ہے جناب مظہر العجائب علی ابن ابیطالب
نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا یہ مطلب ہے جب نے
آپکو سمجھا خدا کو پایا آپ کو دیکھا خدا کو دیکھا جانتا ہون شان میہ ہی سرا سر بیت
نابود ہے ظہور ذات وصفات و سماحق مجھہ مین موجود ہے اول مجھکو حق نے صورت
نطفہ پیدا کیا پھر عَلَقَه او مُضغه بنایا اوسپر لباس استخوان اور گوشت کا پہنایا

بطن

حق کے سمائے آپ مین کبھی بھول کے نہ آئے ۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ خواجگان
خواجہ معین الملة والدین سنجری چشتی نے مقام جمع الجمع وہ ہی جو عالم کو ظہور
اسماء وصفات حق جانا کرے مصنوعات مین صانع کو دیکھا کرے آنکھون کو
تجلیات کے مشاہدہ سے پر نور کرتا رہے اضافات ماسوا کو دور کرتا رہے
کفر کو جلال کا ظہور سمجھے اسلام کو جمال کا نور سمجھے ظہور اسم ہادی کا جو ہدایت
ہی پیرو نما کرے پر تو مُضل سے جو ضلالت ہی آپ کو دور رکھا کرے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مقام وجودیہ
وہ ہی جو عارف وجود عالم کو ایک وجود مطلق جانے سوائے ذات حق کی دُوسرا
مین دوسرے کی بود نمانے ۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ شیخ فرید الدین
شکر گنج چشتی نے مقام شہودیہ وُہ ہی جو ذات عالم کو آئینہ خانہ جانے
حرکات و سکنات عالم کو عکس وجودِ حق پہچانے ۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
نظام الدین محبوب الحق چشتی نے زُمرہ مین ارباب صفا کی وہ
شخص صوفی ہی جسکی دماغ جان تک بوئی نشہ ہستی یکدست نہ پہنچی ہے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ سراج الدین اخی چشتی نے ۔ انتشار از ہی
مقام احدیت بے تمیزی وحدت امتیاز ہے جو کچھ امتیاز مین آتا ہی نام اوسکا
واحدیت کہلاتا ہی ۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ حمید الدین چشتی نے
تعلقات ہستی سے دور رہنے کی یہی صورت ہی جو تعلق ہو اوسے تعلقات

وارضی کا ایک بات ہی باقی تاویل وحکایات ہے جو خطاے عظیم کہ انسان سی
صدور ہو گناہ صغیرہ ہے آپ کو نہ پہچانا گناہ کبیرہ ہے۔ کسی نے کہا فرمایا
عبدالواحد بن زید نے پردہ کی بات ہی در پردہ گھات ہی یا بین عبد ورب کے
جو حائل پڑا ہے جس سے عبد کو رب سے فراق حاصل ہوا ہی وہ پردہ محض اسم بی مسمی
ہی صورت مین آب ہے معنی سراب کا نقشہ ہی یہ لطیفہ بہت باریک تر ہی اسی
جو نہ سمجھی تقدیر کی چکر ہے۔ کسی نے کہا فرمایا فضیل بن عیاض نے
علامت شناخت ابلیس ہی جو بظاہر عابد متقی کا سب شاغل ہو علم سماوی
وارضی پڑہکر فاضل ہو تارک الدنیا ہو موصوف افعال خجستہ ہو لیکن آدم کو فقط
مٹی کا پتلا سمجھے اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ کا مطلب بتاوے صورتین معروف
باوصاف جمیل ہی معنی مین راندہ درگاہ رب جلیل ہے ہر چند ظاہر مین انسان
ہی باطن مین وہ شیطان ہی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابراہیم ادہم نے آدم کو ملایک نے سجدہ
اسلئے کیا ہی وہ اسم پڑھا کرتے ہین یہ مسمی کو دیکھا کرتا ہی ملایک کی غذا اور زیست
تسبیح وتہلیل سے ہے اگر ذرا زبان مین لکنت ہو موت ہی انسان کی غذا اور زیست
مشاہدہ ہی اگر ذرہ پلک جھپکی فوت ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ حذیفہ
المرعشی نی غلط ہی جو کہتے ہین عالم سے آدم پیدا ہوا ہی سوچو تو آدم سے ہر دم
عالم نیا پیدا ہوتا ہے آدم دریا ہے عالم حباب ہے آدم آپ ہے عالم سراب ہی

۹۰ یہ کلام موافق قول ارباب حقیقت کے ہے کہ پاس انسان کے جب تک معرفت حق حاصل نہ کرے دیدہ کو اپنے آئینہ جمال ذوالجلال نہ بناوے اور باقی حقیقت کو نہ پہچانے عبث مشرب ابلیس کے ... سمجھا ہوا ہے ... ۱۲

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف اونکا عقیدہ ہی عاشق کو
نافرمانی سے کیا علاقہ ہے موحد بھی کہین دوسرے کو موجود جانتا ہی موحد کو
دوسرا کب نظر آتا ہے موحد وہ ہے جسکو ہر شان مین رب نظر آتا ہے یہ نہ
سمجھا کہ لعنت سے کنایہ بُعدیت کا ہی عاشق کو دوری کب گوارا ہی رحمت سے
اشارہ قرب کا ہے عاشق قرب کے لئے جان دیتا ہے جیسے پتھر مارنے سے
مراد دور چلانا ہے پھول پھینکنے سے مراد نزدیک بلانا ہے ۔ ہرچند پھول
اور پتھر کی زد معشوق کے ہاتھ سے ہی لیکن یہان تامل وانصاف طلب ارباب
اشارات ہوے ۔کسی نے کہا فرمایا خواجہ داود چشتی نے اگر کسیکو عبادت
ادعیہ واسما واذکار سے ریاضات ومجاہدات وافکار سے سیر ہفت آسمان وزمین
عرش وکرسی لوح وقلم بہشت ودوزخ میسر ہو اور جملہ اوسکا عالم جمادات ونباتات
وحیوانات پر روان اکثر ہو محض بیفائدہ ہے سیر بیہودہ ہی اوسکو مطلق
اعتبار نہین ہے جو چیز کہ اللہ نے پیدا کی ہر ایکدن فنا ہی قیام اوسکو نہا نہین ہے
محققون نے اوسکو عالم صغریٰ کہا ہی کہ یہ عین مطلوب نہین ماسوا ہی ۔ کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلدُّنیا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ
وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰے اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰہِ
قَالَ النَّبِی علیہ الصلوٰۃ وَالسلام ما شغلک عن اللہ فھو ضمک
قولہ حسنات الابرار سیئات المقربین مرد کامل وہ ہی جو زور مجاہدہ

معاینہ کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابو احمد ابدال چشتی نے
سیر فی اللہ وہ ہی جو شان مین حق کی ذرات عالم کا معاینہ کرنا و جود حق مین وجود
عالم کو پایا کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ نصیر الدین ابو محمد چشتی نے
قرب نوافل وہ ہی جو حقیقت بندے کی آلہ کے مقابل ہووے حق اوسکا فاعل ہووے
یعنے حقیقت بندے کی فانی صورت نی ہووے باقی ذات حق کی نائی ہووے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ ناصح الدین یوسف چشتی نے قرب فرایض
وہ ہی جو فاعل بندہ ہوجاوے حق اوسکا آلہ ہوجاوے یہہ مرتبہ محبوبیت کا ہی کب
کسی کی سمجھ مین آتا ہی وقت وصال کے کبھی ایسا ہی ہوتا ہے جو محبوب عاشق ہوجاتا
ہی عاشق معشوق آپکو پاتا ہی یہ نازونیاز کی تکرار ہی یہ حسن وعشق کا اسرار ہے
وہی جانتا ہے جو واصل ہے جسکو مرتبۂ قدس وسلام حاصل ہے۔ کسی نے کہا
فرمایا خواجہ قطب الدین مودود چشتی نے مقام صحوہ وہ ہی جو عار
بظاہر ماسوائے اشتغال رہے باطن مین حق سے واصل رہی صورت مین خلقت کو دیکھا
کرے معنی مین حق کا معاینہ کرے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ شریف الدین
زندانی چشتی نے مقام سکر وہ ہی جو عارف ظاہر و باطن محو ذات مطلق رہی
ہستی موہوم بشری فنا ہو باقی حق رہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
عثمان ہارونی چشتی نے مقام جمع وہ ہے جو اسما صفات سے
نظر اوٹھہ جائے حجاب تعیناتی اعیانی و اعتبارات کیا فی پیش نہ آئے ذات مین

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خلیفہ فرمایا ہی اوسی کو خطاب حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
کا ہوا ہے اوسی کیطرف تَخَلَّقُوْا الْاَعرف کا اشارہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کا اسی کی بود و نمود پر کنایہ ہی مظہر ذات وصفات الٰہی یہی ہے
مصدر جلوۂ اسرار نامتناہی یہی ہی یہی آئینہ شان یزدان ہی اسی مین صورت
حسن وعشق کی نمایان ہی اسی کے عشق کا نام شغل عشق مجازی ہی یہی زینۂ بام
عشق حقیقی ہی اسکو جسنے پایا اوسنے حق کو پایا ہی اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ
کا یہی خلاصہ ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ محمد لکھنوی چشتی نے
موحد عام وہ ہے جو علم الیقین اوسکو کامل ہو مشاہدۂ انوار صفات اللہ اوسکو
حاصل ہو اور موحد خاص وہ ہے جو مرتبہ عین الیقین حاصل کیا ہو اسرار ذات الٰہی جلوہ
تجلیات نامتناہی کا اوسکو مکاشفہ ہو اور موحد خاص الخاص وہ ہی جو حق الیقین کو
پایا ہو عاجزی وضعیفی یافت کنہ ذات حق مین اوسکو پیدا ہوا سلئے کہ بجز موت کے
وصال حق محال ہی عبد کی موت کا نام رب کا وصال ہی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا
لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ کا یہی اشارہ ہی وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی
یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ کا یہی خلاصہ ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ کریم
سلونی چشتی نے انسان کامل وہ ہی جو بیداری اوسکی معاینہ حق ہو خواب
اوسکا استغراق مکاشفہ اسرار مطلق ہو خموشی اوسکی فکر ہو گویائی اوسکی ذکر ہو
غذا اوسکی نظارہ آثار بوارق لمعات جمال الٰہی ہو متاع اوسکی ذوق تجلیات گوناگون

ماسوا اللہ بجانے کیا اچھی حکمت ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ جمال الدین سجاوندی چشتی نے عبد کو بعبدیت رب سے غایت قرب کی حاصل ہے وہی جاننا ہے جو انسان کامل ہے جیسی سرمہ جب تک میل پر ہے عیان نظر آتا ہے جب آنکھ مین پہنایا جائے کہان نظر آتا ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ انیس الدین کرمانی چشتی نے جسکو حیات کہتے ہین وہ موت ہے جس سے یافت حق کا مطلب فوت ہے مراد موت سے صفت حیوانیت سے گذر جانا ہے کنایہ مرکر زندہ ہونے سے بقاحق کی بقا سے پانا ہے اشارہ حشر سے نگاہ تجلیات گوناگون کا دیکھنا ہے وہی جانتا ہے جو عارف دم مشاہدہ مرکر جیتا ہے کسی نے کہا فرمایا خواجہ شریف الدین ہانسوی چشتی نے علامت بینائی کی نابینائی ہے معرفت شناسائی کی ناشناسی ہے دیدہ جسکا وقت مشاہدہ کے عین مشاہدہ مین مشاہدے سے باز رہا سمجھنے کی بات ہے وہی موحد ہے دروازہ اوسپر توحید کا ابداً باز رہا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ یوسف بری چشتی نے بعض عارف جو کہتے ہین ابلیس بڑا عاشق صادق تھا جو سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ نکیا بار لعنت کا سرپر اوٹھالیا بیشک عاشق موحد بے مثل و یکتا تھا جو کہا رحمت بھی تیری ہے لعنت بھی تیری ہے جس سے خلقت بھاگتی ہے وہ مجکو قبول ہے جسمین تیری رضا اوسمین میرا مطلب حصول ہو جانا چاہیے کہ سراسر فہم مین اونکے خطا ہے

نظر آتا ہی جو بیندہ آدم عالم مین عنقا ہے سنو تو عجیب و غریب لطیفہ ہی من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ کا خلاصہ ہی دماغ کو اپنے سراسر عرش جانتا ہون کرسی کو کلاہ
پاتا ہون لوح میری زبان لاریب ہے قلم میری لسان غیب ہے۔ آسمان اول
گردن ہے آسمان دوم ذقن ہی آسمان سوم میرا دہان ہی بینی چہارم آسمان ہے آسمان
پنجم دیدہ ہی آسمان ششم ناصیہ ہی آسمان ہفتم کام ہے جنت عیش و آرام ہی دوزخ رنج
و آزار ہی پلصراط دم کا تار ہے میزان اندیشہ خیر و شر کا مشہور ہے رعد صدا اپر شور ہی
نگاہ برق ہی اوسمین کیا فرق ہی زحل دل مشتری کلیجہ مریخ پھوکنا آفتاب تلی زہرہ
پتا ہی عطارد پردہ دماغ قمر حس مشترک بر جا ہی حمل کان ثور حلق جوزہ ہاتھ سرطان
پستان ہی اسد معدہ سنبلہ انتڑیان میزان ناف عقرب نفس قوس ہر وجدی شانہ
دوت مچھلی دو کف دست دیکھو تو عیان ہی زمین اول سینہ ہی زمین دوم شکم میرا
ہی زمین سوم میری کمر ہے زمین چہارم ران سراسر ہی زمین پنجم گھٹنہ میرا ہی زمین ششم
ساق ہویدا ہی زمین ہفتم قدم ہی گاؤ خرمن بہم سے پا آنی امید پانی ہی۔ دریافت ماہی
ہی خواب و بیداری موت و حیات ہین استخوان جبال ہین نباتات بال ہین یہ جو
رگین ہین وہ نہرین ہین فرشتہ حواس عبادت انفاس ہین اندیشہ و قیاس ہین جو وہم
بارش اور گرما سرما ہی وہ میری طفلگی و جوانی و ضعیفی کا سامنا ہی ہیجدہ ہزار عالم خیالات
گوناگون ہین تصورات بوقلمون ہین بندہ مین ہین جو کہتا ہے وہ ذات کا منشا
ہی۔ مین مصنف نسخہ سراپا عالم ہون مین ہی مصور تصویر روح قالب آدم ہون جس نے

سے ذوق مشاہدہ سے علم اللہ معرفت حقایق و معاینہ تجلیات حاصل کرے
سیر روحانیت و رحمانیت مین محظوظ رہے کلام بے صوت و صدا سماعت
کرے مقام لِی مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ
مُرْسَلٌ کا مقیم ہوا کرے اِسکو سیر عالم کبریٰ کہتے ہین جو فضلہ خوار بادۂ طہور
ساقی کوثر ہین سکر مین او سکے مدہوش رہتے ہین - کسی نے کہا فرمایا
خواجہ دانیال پارسا چشتی نے شربت تصوف جو جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے اپنی امت کے طیار کیا ہے جسکے پینے سے غم
دنیا و عقبیٰ فراموش ہوتا ہے ابلیس نے اوسمین حنظل خلاف عقائد شرع شریف
شریک کیا ہے حقایق مین آمیز اکثر مسئلہ فلاسفہ ہے جس سے حفظ مراتب تو ہین
سے صوفی خام کے اوٹھہ جاتا ہے جو کہتا ہے شریعت اور ہے طریقت اور ہے
خلوص و تسلیم و رضا اوسکو حاصل نہین ہے او اسے حقوق فرایض و سنن و نوافل کا
قائل نہین ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ رَاَیْتَ رَجُلًا یَمْشِیْ فِی الْبَحْرِ وَیَطِیْرُ فِی الْھَوَاءِ
وَیَتْرُكَ فَرْضًا مِنَ الْفَرَائِضِ اَوْ سُنَنًا مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَھُوَ
مَلْعُوْنٌ - کسی نے کہا فرمایا خواجہ بایزید متوکل چشتی نے
مراد عشق مجازی سے یہ ہے کہ انسان شاہد روح پر شیدا ہو حسن یہ روح کے آشفتہ
ہو کہ حسن اوسکا حسن حور و ملک و پری سے دوبالا ہے شان مین اوسکی حق تعالیٰ نے

بال برابر اوسکو مقام سلام وقدس مین محمود و مغفور مین راستہ نہین ملتا ہی فسانی
اسین یہہ ہے جو الہام ووسوسہ مین فرق بجانے تجلیات شیطانی رحمانی کو ایک پہچانی
یہ مرتبہ اوسوقت حاصل ہو جب شیخ کامل ہو مرید عامل ہو فضل حق سبحانہ تعالی شامل
ہو عدیم المثل نے دور ہا اوسیکے خرمن حال کا خوشہ چین رہا
اوسیکے عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوئے وصال نور البصر مین پائی نظر ایک
مقام پر پہنچ ٹھہر آگے بڑھا مشاہدۂ قلبی نے دل ملا کر کہا اے عدیم المثل سنو تو دل
کی بات بولتا ہون سمجھو تو اسرار نسخہ صفات کھولتا ہون مین نے یکساعت
بیٹھے بیٹھے مقام ناسوت سے نکلکر جو چلا آنکھ بند کرتے ہی ایک صحرای دلکشا مجھہ کو نظر
آیا باشندون سے اس سرحد کا نام پوچھا ہر ایک نے نام اوسکا متفرق
بتلایا۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم ملکوت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم غیب
کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم مثال جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو
عالم دل سے پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم امر جانا کرتے ہین۔
کسی نے کہا ہم اسکو طریقت کہا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم جامع عالم
اجسام عالم ارواح پہچانا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم معقول جانا ہی
کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم باطن کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم خواب
سمجھا ہی۔ کسی نے کہا یہان جسکو تزکیۂ نفس تصفیۂ قلب تجلیۂ روح حاصل ہو
یہان کی سیر دیکھنی کے قابل ہو مرتبہ دوبالا ہو جبروت مین جانا ہو۔ کسی نے کہا

ونتایج اسرار حقایق نامتناہی ہو۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ عطا چشتی نے
حالت استغراق دو رنگ پر ہی غلبہ شوق سے یا مشاہدہ کی ڈھنگ پر ہی اگر غلبہ شوق سے ہو مبتدی
ہی اگر غلبہ مشاہدہ سے ہو منتہی ہی کیونکہ شوق نشان دوری ہے مشاہدہ علامت حضوری ہے استغراق
شوق بے معرفت و علم اللہ سے خیالات فاسدہ و اوہام باطلہ پیدا ہوتے ہین کہ مخالف شرع شریف
اوسکا نتیجہ ہے استغراق مشاہدے سے علم اللہ و ذوق طاعت و تسلیم و رضا پیدا ہوتے ہین کہ
عبادت و انقیاد امر الہی و اجتناب نواہی نتیجہ اوسکا ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ
اشرف المشرف چشتی نے بار امانت جو آدم نے سر پر اپنے اوٹھایا ہی وہ سر انا ہی
اسلئے ہر فرد بشر کو انانیت کا دعویٰ ہی جو ہر یک کی زبان سے لفظ مین کا نکلتا ہی لیکن بیان تامل
ہی کہ لفظ انا کا ایک ہی افراط و تفریط اضافت ما و شما کی جو مغایرت ہی اوسمین ہے۔ اگر حجاب
تعینات موہومہ جو غلبہ و فور کثرت سے پیدا ہوتے ہین اوٹھ جاوے جملہ وجود کو ایک وجود پاوے
وہ انا خاص صمد احد ہے آگے اوسکے جملہ دلیل باطل ہے تکرار لاحاصل ہے۔ کسی نے کہا
فرمایا خواجہ پیر شاہ اقدس مقدس چشتی نے زہد بغیر علم کے نقصان ایمان ہے
علم بے معرفت کے قالب بے جان ہی معرفت بغیر مکاشفہ کے بے مغز بادام ہی مکاشفہ
بغیر خود فراموشی کے حرام بادام ہی یہ نکتہ خلاصہ معرفت و ایقان ہی نتیجہ عرفان
فراموشی عرفان سے ہے کفر یافت توحید ہی توحید نسیانی توحید ہی فرض ذوق مشاہدہ
شاہد معنی مین آپ سے گذر جانا ہی سنت اظہار اسرار شاہد معنی کے لئے بہر صورت آپ مین
آنا ہی کسی نے کہا فرمایا خواجہ شاہ شجاع الحق الحقانی چشتی نے جوئندہ خدا ہر کہین

اوتاریا فصل مین گر کے نقشہ وصل کا جما دیا کوئی پابند امید ہی نہ بیم ہی تسبیح اون کی یا علیم یا علیم ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکے فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان قدرت پایا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہی نہ کان ہی علم ہی نہ زبان ہے ارادت کا نشان ہی نہ حیات کا گمان ہی لیکن قدرت ایسی رکھتے ہین کہ ہر سانس مین کئی عالم ایجاد کرتے ہین ہر دم مین کئی عالم ایسے برباد کرتے ہین کبھی فرش زمین پر عرش دکھلاتے ہین کبھی عرش کا زمین پر فرش بچھاتے ہین کبھی تہ زمین کو بالائی عرش دکھلاتے ہین کبھی بے وجود ہو کر عالم کو وجود مین لے آتے ہین کبھی عالم کو بے بود کر کر آپ وجود پاتے ہین جنت اونھین کے نشان فیض حسن قدم کا مقام ہے دوزخ انکی شرارت سوز عشق کا نام ہی صراط اونکے گلی کی راہ ہے حشر اونکا عرصۂ جلوہ گاہ ہی حرکات عالم حرکات کے اوستاد ہین سکنات عالم سکنات کی بنیاد ہین ہر ایک معنی مین بادشاہ ہی صورت مین فقیر ہے تسبیح انکی یا قدیر یا قدیر ہے مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات انکی فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان ارادت نظر آیا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہی نہ کان ہی قدرت ہی نہ علم کا نشان ہے نہ زبان ہے نہ حیات کا گمان ہی لیکن ارادہ ایسا ہے جو چاہے سو وہ ہوتا ہی پانی سی آگ کو ہویدا کرتے ہین ہوا کو خاک سے پیدا کرتے ہین آب و خاک و باد و نار کو باہم کرتے ہین

مجھکو سمجھا اوسنے خدا کو پایا مجھہ سے نہ ملکر لوگ دیر مین سرگردان ہین مجھہ سے
نہ ملکر لوگ حرم مین حیران ہین مین ہی حدیقۂ خواب و خیال ہون مین ہی میکدۂ
جلال و جمال ہون مین ہی نام و نشان عالم غیب و شہادت ہون مین ہی آئینۂ معنی
و صورت ہون کثرت میری جلوت کا نام ہی وحدت میری خلوت لاکلام ہی عالم خموشی
میری ذات ہی خدائی میری بات ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ **شاہ اکبر علی حسینی**
چشتی قادری سنے شریعت وہ ہے جو انکار نواہی سے اور تابع ہونا
امر الٰہی کا ہی اگر کسیکو اسمین بال برابر فساد واقع طریقت مین اوسکو بال برابر
راستہ نہین ملتا ہی فساد اوسمین بدکرداری عجب و پنداری ہی کذب و غیبت اخلاق
ذمیمہ و نفسانیت ہی طریقت وہ ہی جو تزکیۂ نفس تصفیۂ قلب تجلیہ روح حاصل
کرتا ہی اگر کسیکو اسمین بال برابر فساد واقع ہو بال برابر حقیقت مین اوسکو
راستہ نہین ملتا ہی فساد اسمین یہ ہی کہ استدراج و کرامت کو ایک جانے جنونیت و
حالت استغراق کو ایک پہچانے حقیقت وہ ہی جو عشق و محبت و یقین و معرفت و ذوق حالات
پیدا کرتا ہی اگر کسیکو بال برابر فساد اسمین واقع ہو حقیقت الحقیقت مین بال برابر اوسکو
راستہ نہین ملتا ہی فساد اوسمین یہ ہی جو خیالات باطلہ اور مسائل فلاسفہ مین
اور حقایق یقین معرفت الٰہیہ مین فرق نجانے دونون کے اصول کو نہ پہچانے
حقیقت الحقیقت وہ ہی جو علم اللہ اور الہام ربانی و تجلیات یزدانی و نفی ماسوا و اثبات واجب الوجود
تمام ممکنات مین موافق عقائد شرع شریف کے حاصل کرتا ہی اگر کسیکو بال برابر اسمین فساد واقع ہو

باشندون کو وہان کے دیکھا کیکو آنکھہ ہے نہ زبان ہے قدرت ہے نہ ارادہ کا نشان
ہے علم کا ذکر ہے نہ حیات کی فکر ہے لیکن سامع ایسے کہہ موی تن کو اونکی عدد
گوش حق نیوش ہین صدا کے عالم مقید و مطلق سنکر خود فراموش ہین جو بات کہ پردہ
مافی الضمیر سے عالم کی صورت بتلاتی ہے آئینہ سماعت مین تصویر اسکی کھنچ جاتی ہی
خموشی اونکی ہمیشہ ہے راز دل اپنا کسی سے نہین کہتے ہین کلام بے صوت و صدا سنتے
رہتے ہین جو بات ہے انکی صحیح ہے یا سمیع یا سمیع اونکی تسبیح ہے مین نے
ایکمدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکی فیض مجالست
سے حاصل کرکے آگے بڑہا مکان بصارت نظر آیا باشندون
کو وہان کے دیکھا کیکو قدرت سے نہ کان ہے ارادت سے نہ زبان ہے علم کا ذکر ہے
نہ حیات کی فکر ہے لیکن بینا ایسے کہ ہر موے جسم کو اونکے دیدہ ہے عالم جسکا
ندیدہ ہی جب آنکھہ بند کرتے ہین پردہ مین نور البصر سے ہکر دیدہ کو خورسند کرتے ہین
جب چشم وا کرتے ہین بے پردہ نور البصر کو نظارہ کرتے ہین اوپر دیکھتے ہین تو عرش
نظر آتا ہے نیچے دیکھتے ہین تو گاو زمین کا پیش نظر تماشہ ہی عرصہ عالم غیب اونکا حد
ہی عالم شہادت اونکی آنکھہ کا پردہ ہے آنکھہ مین اونکے مردم نہین نور البصر کی تصویر ہے
تسبیح اونکی یا بصیر یا بصیر ہے مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا
خرق عادات انکے فیض مجالست سے حاصل کرکے محظوظ رہا
عدیم المثل نے دور رہا اوسکے مشاہدہ قلبی کے خرمن حال کا خوشہ چین رہا

ای مشاہد قلبی ساتھہ میرے چل ایک تماشا دکھاتا ہون بے شش و پنج
ثبات محل تجھکو بتاتا ہون مین نے ہمراہ اوسکے چلا گیا نظارہ کنان ہوا ایک محل برمحل
پایا نام اوسکا حیات محل سنا اندر اوسکی جاکر دیکھا ششدر ہوگیا دیدنی شنیدنی تماشا ہی
طلسم سے طلسم کا ہر سو نقشہ ہی خلقت کو دیکھا تو عجیب غریب ہی نئی اشکال نئی ترکیب
ہی کسیکو آنکھہ ہی نہ کان ہی علم ہی نہ زبان ہی قدرت کا نشان سے ہے نہ ارادت کا گمان
لیکن ذی حیات ایسے کہ ہر سانس مین ہیجدہ ہزار عالم کے اجسام بنکر بیساختہ جانکی پروا
نکرکر عالم پر فروغ شمع نور البصر کے گل کہاتی ہوے فانوس تسلیم مین گرتے جاتے ہین
پھر جان سوختہ دم بھر مین فیض ہوا پر تو نور البصر سے روح مجسم پاتے ہین یون ہی ہر ہر دم
نور البصر کو جان دیتے جاتے ہین پھر ہر ہر پل مین نور البصر کو جان لیتے جاتے ہین
نتیجہ تجدد امثال اونکو ملا ہی ہر دم اونکو فنا ہے ہر نفس اونکو بقا ہے ہر حال مین اونکو تفریح سے
یا حی یا حی اونکی تسبیح ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات
اونکے فیض مجالست سے حاصل کرکر آگے بڑھا مکان علم
در پیش آیا لوگون کو وہان کے دیکھا کسی کو آنکھہ ہی نہ کان ہے قدرت ہی نہ زبان
ہی حیات کا نشان ہی نہ ارادت کا گمان ہے لیکن عالم ایسے کہ جواہر اشیا اونپر
آئینہ سے حقایق ظہور اسما اونپر ہویدا اسے صورت مجازی سے معنی حقیقت جان
لیتے ہین اگر نور البصر ہزار پردون مین ہو دیدہ و دانستہ پہچان لیتے ہین جنکا عمل ایسا کہ کسنے
جو عکس جمال نور البصر کو آئینہ نظر سے پرے دیکھا پری کی صورت شیشہ تصور مین

اوتار لیا

گرم بازی مین کھوسٹے وامون آپکو بیچتا ہے - کوئی انسان لب چشمہ لب نور البصر تک
پہنچ کر گویا آب حیات مین غوطہ کہا رہا ہی - کوئی نور البصر کی چشمون پر لہرا کے طوفان
دریاے افراط تفریط مین کشتی مقصود سلامت لیجاتا ہے - کوئی نور البصر کی شعلہ عارض
درخشان کی لو مین گل کہا کر ہمہ تن آتشکدہ بنا ہوا باغباغ ہو رہا ہے - کوئی عید
سمجھکر قربان ہونے کو نور البصر کے خنجر ابرو کے تلے دنبہ کی طرح دم لیتا ہی
کوئی مہ جبین نور البصر کی ماہیت پانے کے لئے ماہی کی شکم مقام کیا ہی - کوئی
نور البصر کی ہوا مین ہوش ہوا کر کے دوش صبا کو تخت اپنا ٹھرایا ہی - کوئی عاشق
عشق حسن نور البصر مین پھولکر جسم اپنا وقف کرمان کیا ہی - کوئی نور البصر کی شانہ کی
نشانی پاکر سرو شانہ اپنا نذرانہ کر رہا ہے - کوئی نور البصر کی برق تجلی عارض رخشان
دیکھنے کے لئے رب ارنی پکارتا ہوا زمین پر بے سُدہ پڑا ہے - کوئی چرخ
چہارم پر سے خورشید جمال نور البصر سے آنکھ سینکہ کر زمین جھانک رہا ہے
کوئی جگر پارہ نور البصر کی خط سبز پر زہر کہا کر سبزہ زار عالم مین سر سبز ہوا ہے
کوئی نادان ابرو کمان کے حلق مین نور البصر کا تیر مژہ پلہ پر آکر ترازو ہو رہا ہی -
کوئی آغوش نور البصر تک ہاتھ پہنچا کر بازو کٹے ہوے پڑا ہی - کوئی نور البصر کی
عروس حسن کی عشق مین رقیبون کی ہاتھ سی لہو مین نہا کر دولہ بنا ہی - کوئی حسین
تشنگی سی حلق کو سیراب کر کر بلاے نیاز عشق نور البصر کے خنجر ناز سے گلا اپنا
کٹوا کے سرخ روؤن مین خطاب افسر الشہدا پایا ہی - کوئی عابد ناتوان وصال البصر

پھراونکا ایک وجود بنا کر دم سے ہمدم کرتے ہین اگرچہ چارون فیمابین مین اختلاف کرتے
ہین اطبا اونکے ارادے ہی تصفیہ یہہ اشیا کا دکھا کر قصور اونکا معاف کرتے ہین
اگر ان چارون مین سے شش و پنج ہفت دہشت کرتا ہے تین تیرہ ہوکے
موت کے ساتھ پھری سے ہستی کے نکالا جا کر زندان مین عدم کے دائم الحبس ہوکر زندگی
کے دن بھرتا ہے کبھی کئی قافلہ زندان شکم سے رہا کرتے ہین کبھی کئی گروہ عالم شہادت
سے جہان عدم کو پہنچاتے ہین کبھی سطحہ نیستی پر دم کر کر نفوس ہستی اوٹھاتے ہین کبھی
صورت ہستی پر دم کر کر صفحہ نیستی بناتے ہین حرکت انکی قابل دید ہے تسبیح اونکی
یا مُوید یا مُوید ہے مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق
عادات اونکے فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑہا مکان نطق
روبرو آیا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہے نہ کان ہے قدرت
ہی نہ ارادت کا نشان ہی علم سے نہ حیات کا گمان ہے لیکن ناطق ایسی کہ سراپا ہر موی
جسم کو اونکے انگشت زبان ہین ہر زبان سے جاری سخنان غیب اللسان ہین ہر بات مین
ایک جہان پیدا ہوتا ہی ہر جہان مین ہر دم حشر ہویدا ہوتا ہے جملہ ذرات عالم سے ہمکلام ہین
ہر ہر موجود کے ہمنام ہین جس نام سے پکارئے لبیک کہتی ہین بے زبان و دہان باتین
کرتے رہتے ہین عالم غیب کے مونس جہان شہادت اونکا ندیم ہے تسبیح اونکی یا کلیم
یا کلیم ہی مین نے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکے
فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے بڑہا مکان سماعت کا سامنا ہوا

مقام لاابالی جانتے ہین۔کسی نے کہا ہم اسکو جہان بی مثالی پہچانتے ہین
کسی نے کہا جسکو نفی ماسوا اور اثبات واجب الوجود حاصل ہے یافت الہام ربانی
مشاہدۂ تجلیات یزدانی مین کامل ہے وہ یہان تک پہنچیگا یہان سے اسکو مقام
مغفور ومحمود مرتبۂ قدس وسلام ملیگا۔کسی نے کہا معائینہ سرّی مین اِس مقام
تک عجیب وغریب حکمت سے پہنچا ہون تجھ سے بیان کرتا ہون یک پل مجکو بیٹھے
سودا جو ہوا سوچا مین کون ہون کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون کس نے
مجھکو پیدا کیا کسواسطے مین ہویدا ہوا ایک عمر سر دُھنتا رہا کچھ سمجھ مین نہ آیا
ششدر ہوکے آسمان کو دیکھا کہ چرخ کھا رہا ہے پوچھا فلک تجھے سودا ہوا ہے
کیون چکراتا ہے کہا نورالبصر کی تمنا ہے شب و روز گردش کا سامنا ہے اوسی کی جستجو ہے
اوسی کا تصور روبرو ہے آفتاب سے پوچھا تو دن بھر دُھوپ مین کیون پھرتا ہے کہا
نورالبصر بے مہر کی تمنا ہے ماہتاب سے پوچھا تو شب کو بیدار کیون رہتا ہے کہا محبوب
نورالبصر کے اشتیاق کا سامنا ہے ستارون سے پوچھا تم رات بھر آنکھین کیون
چمکاتی ہو کہا نورالبصر کی تمنا ہے ابر سے پوچھا بے آبرو تو کیون روتا ہے کہا کئی برس سے
دلبر ساتھ نہین کلیجہ پانی ہوگیا ہے جسدم سے اوسکے نگہ بدلی ہے نالون نے دم بھر کی
مہلت ندی ہے خانہ بدوش ہوگیا ہون نورالبصر کو ڈہونڈھتا ہون کان پر بجلی گری
جو اوسکی صدا سے بے بہرہ ہے دیدہ حباب کی صورت پھوٹ جاے جو اسکے پانی مین
ندیدہ ہے۔بگولے سے پوچھا تو کیون خاک بسر ہے کہا نورالبصر کی ہوا کے جھوکے دین

اوسی سے عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوا سے وصال
نور البصر مین پائی نظر ایک مقام پر نہ ٹھہرا آگے بڑھا مکاشفہ
روحی استقبال کو آیا کہا ای عدیم المثل سنو تو نادر کہانی ہے جانکی بانی
ہی مین نے ایکدم سیر ناسوت و ملکوت سے سیر ہو کر کسی سمت جو چلا گیا ایک مقام صفا
نظر آیا مقیمون سے وہان کے نام اوس مقام کا پوچھا ہر ایک نے نام اوسکا طرح طرح سے
بتلایا کسی نے کہا ہم اس مقام کو جبروت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم روح
کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم موجود بالقوہ کہا ہی۔ کسی نے کہا
ہم نے اسکو عالم ماہیات پکارا ہی۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم حقیقت
جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم معانی پہچانتے ہین
کسی نے کہا ہم اسکو عالم غیب الغیب پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم
اسکو مقام صفا جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو جامع مثال مثالی
کہا ہی۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو مقام انبیا کہا ہے۔ کسی نے کہا یہان جب کہ
عشق و محبت و یقین و معرفت ذوق حالت پیدا ہو میسر اوسکو یہ مقام صفا ہو
مرتبہ صبر و رضا درجہ توکل تسلیم کامل حاصل ہو مقام لاہوت مین داخل ہو کسی نے
کہا ای مکاشفہ روحی یہان کے مقیمون کا نظارہ کر جلوہ حسن و عشق کا معاملہ
ناز و نیاز کا معائنہ کر دیکھا تو کوئی بیگانہ نہین جنس گندمی رنگ نور البصر کی
مملکت فردوس کو مفت جا کر دی رہا ہے۔ کوئی عزیز عشق سے حسن نور البصر کی

کھڑا ہو گیا سنبل کی سیرت پریشان ہوا حیرت سے نرگس کی صورت گھورنے لگا فرحت سے گل کیطرح کھلا الفت سے نکہت کے مانند پاس اوسکے جا تا رہا غایت شوق وصال سے دامن اوسکا ہاتھ سے پکڑ لیا چاہا کچھ بات کرون دیدہ وا ہو گیا دیکھا تو او رہی اسرار ہی باغ ہے نہ یار ہے دامن میرا اپنے ہاتھ مین ہے لب ہنوز حکایت مین ہے عقل اس تعجب مین حیران ہے فہم اس تقریر مین سرگردان ہے۔ مین نے ایک مدت اوسکا شائق حال رہا کنہ اسرار کو اوسکی پاکر محظوظ ہوا۔

نظارہ کیجیے گر ہے دیدۂ جان
عیان ہوتا ہے یان سے راز پنہان

عیان ہوتی ہے یان سے قدرت حق
نظر آتی ہے یان سے شان مطلق

زمین پر اب اُتر آیا ہے خورشید
عدیم المثل کا ہے روز امید

مُسمّیٰ یان ہوا ہے اسم آکر
بنا ہے جسم اس جا جان جاکر۔

یہان حسن ازل عشق ابد ہے
عدد کہتے ہین جسکو یہان احد ہے

جو ہے جویا وُہی یان گم گیا ہے
جو پردہ ہے وُہی یان آئینہ ہے

ولادت کو یہان کہتے ہین حلت
یہان میثاق ہے روز قیامت

یہان ہوتا ہے شاہد شان مشہود
یہان ہوتا ہے عابد عین معبود

عجب رسم اور عجب اسلوب ہے یان
جو طالب ہے وُہی مطلوب ہے یان

صفا کا آئینہ پیش نظر ہے
مقابل صورت نور البصر ہے

بیاں ہے حشر تا تمام سفر ہے
قیامت ہے کہ قصہ مختصر ہے

منت کا طوق گران گردن مین ڈالا ہوا ہے۔ کوئی پردہ نشین شوق مین سایۂ دامان
نور البصر کے سر بازار بے ردا ہے۔ مین نے ایک مدت خدمت مین اونکے
مستفیض رہا برکات بے غایات مکاشفۂ روحی سے سینہ میرا مالا مال ہوا
عدیم المثل دور رہا اوسیکے مکاشفہ خرمن حال کا خوشہ چین رہا اور سیکے
عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوا وصال نور البصر مین پا نے نظر ایک مقام پر
نہ ٹھہرا آگے بڑہا معاینہ سری روبرو آیا۔ کہا اے عدیم المثل مینے
ایک پل گلگشت حدائق اسرار ناسوت و ملکوت و جبروت سے سیراب و شاداب
ہوکر یکطرف چلا گیا کسی میدان وسیع و جانفزا مین گذر ہوا باشندون سے وہان کے
پوچھا نام اس سرزمین کا کیا ہے اسمقام کو عالم کیا پکارتا ہے ہر ایک نے ہر یک وضع کا
نام کہا کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ سنایا۔ کسی نے کہا لاہوت اسکا نام ہے
کسی نے کہا مکان لامکان یہ مقام ہے۔ کسی نے کہا ہم اسکو مقام مستہلک
جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو مقام لاتعین پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو
منقطع الاشارات کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو اسقاط الاضافات کہتے ہین۔
کسی نے کہا ہم نے اسکو علم الٰہیہ جانا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو عالم کبرا کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو
مقام حقیقت الحقیقت کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے اسکو غیب الغیب
پکارا ہے۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم معانی معانی المعانی جانا کرتے ہین۔
کسی نے کہا ہم اسکو عین الکافور سمجھا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو

جا بجا خمخانہ شریعت پر جوش و معمور ہے خم الفاظ اوامر و نواہی سے معنی طریقت مالامال نزدیک و دور ہر عالی ظرف بخت مساعد سے دست بدست ساغر حقیقت لئی ہوئے کھڑے ہین خرابات نشین مدام معرفت سی تجلی جمال نور البصر کی شراب طہور حقیقت الحقیقت سے پیے ہوے کھڑے ہین ہر سو جوش و خروش ہے صدائے نامی و نوش ہے ہر ایک نشۂ بیخودی مین چور ہے پاس اپنے دور ہے کسی کا سر کسی کے پاون پر کسی کا ہاتھہ کسی کے جگر پر ہے کوئی آپ مین سماتا نہین کوئی آپ کو پاتا نہین عالم اجسام مین خاکیان دکھلائی دیتے ہین جو صاحب نفس ہین اونکو روح مجسم جان لیتے ہین جو عمر باقی خرچ کر کے دیکھو تو مقام معنی مین فاضل ہر فرد بشر ہے لب بند کر کر حساب سے سمجھو تو ہر ایک اسرار صمد کا دفتر ہے مردم حق بین جو دیکھہ لے پتلیان سمجھہ کے آنکھون مین رکھے۔ عدیم المثل نے ہر طریق سے راہ پا کر ہر فریق سے بات بنا کر رَاَیتُ رَبّ بِرَبّی کی عینک لگایا ہوا مَن کَانَ لِلّٰہ کَانَ اللّٰہ لَہٗ کا عصا ہاتھہ مین لیا ہوا تجسس مین نور البصر کی دوربین بنکر صورت نظر چلنے لگا طلب نے کہا ای عدیم المثل کدھر چلے پری راہ کہان ہے آدب نے کہا ای عدیم المثل کدھر چلے دلخواہ یہان سے علم نے کہا یہان کھڑا ہو تو بات ہے عمل نے کہا یہان ٹھہر جا تو گھات ہے، صدق نے کہا ای عدیم المثل اب داد سخندانی ہے عدد احد کا نتیجہ ملاخطہ کرو۔ عشق نے کہا ای عدیم المثل اب مراد حسن پانی ہے ازل و ابد کو ایک جا ملاخطہ کرو کارکنان نیرنگی و بیرنگی نمود ہوئی۔ مراد یہان بود سے بے بودی

ایک نفس ہوش کہان برابر ہے صحرا صحرا خاک اوڑاتا ہون اوس گوہر درج بصیرت کو
نہین پاتا ہون پانی سے پوچھا تو لباس نیلگون کیون پہنا ہی حال تیرا کیون ابتر ہی کہا
نورالبصر کی تمنا مین آبرو جاتی رہی ہر حباب سینہ کا آبلہ ہی ہر موج جگر پر نشتر ہی شعلہ
سے پوچھا تو کیون آگ باگ ہی کہا نورالبصر کی تمنا مین دل غمناک ہی فرش زمین
پوچھا تو کیون پامال ہو رہا ہی کہا پا اندازی نورالبصر کی تمنا ہی درختون سے پوچھا
تم کسواسطے قیام مین ہو کچھ خبر ہے کہا قبلہ من کعبۂ روی نورالبصر کا تصور ہی
بہایم سے پوچھا تم رکوع مین کسواسطے ہو کہا نورالبصر کی دُہن ہی کیا پوچھتے ہو
پہاڑون سے پوچھا تم قعود مین کیون ہو بیان کرو کہ نورالبصر کی فکر ہے چپ رہو
تیتے سی بوٹی کے پوچھا تو کیون سجود مین ہے کہتا نہین کہا نہ ماضی ہو مین نے حال مین
سو بار بہی جڑ سی ہی نورالبصر کی تمنا مین سر خاک پر ہی آئندہ اوٹھیگا نہین جب زبان
حال سی موجودات کا قال سنا اور ہی عالم ہو گیا دل عادل ہو انصاف سے
کہا مین نورالبصر کو نہ ڈھونڈا ظلم کیا جان نے انجان ہو کر جانا جہان نورالبصر ہو
وہان جانا دیدہ نے کہا اگر نورالبصر کو نہ دیکھونگا بینائی کے آنکھین نکالونگا
پھوٹ جاؤنگا گوش نے مکرر کہا اگر نورالبصر کے کلام بے صوت وصدا سے
بے بہرہ رہونگا سماعت کو گوشمالی دونگا بان مین جان نہ رہی نطق مین زبان نہ رہی
غلبۂ شوق نے گلا دابا سکوت کا سمایا ہوا خود فراموشی جو حاصل ہوئی دیکھا ایک
باغ غیرت جنان ہے اوسمین نورالبصر جلوہ کنان ہی پہنے غم بھولے لگے شمشاد کی روش سرو قد

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً گانے لگا امید نے باوکش اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ رَبٍّ کا جھلنا شروع کیا۔ حیا نے منادی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کی سُناکر غیرونکو پاس سے ہٹا دیا۔ رضا نے تخت وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ کا روبرو بچھا دیا۔ جرأت نے خطبہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا پڑھنے لگا ہمت نے درجۂ مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ سُنادیا۔ ایک ہمت سی حاجب گوشش نے کہا وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ایک جانب سے نقیب کشش نے پکارا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ دیدہ ودانستہ طرفة العین بین محل حسنات الابرار سیات المقربین مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ کے مابین بین نتیجہ رحمت کبریا نے شاملہ حیرت بے منتہائی رموزات مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ کے نگارخانہ سے اسرارات کَانَ فِیْ عَمَآءٍ مَا فَوْقَهٗ ھَوَآءٌ وَمَا تَحْتَهٗ ھَوَآءٌ کے کارخانہ سے پردہ آئینہ لمعۂ بیرنگ کا لے آکر روبرو عدیم المثل کے پکڑا پردہ کی بات سے دربردہ کہا ت ہے باوغیرت لَوْ کُشِفَ الْغِطَآءُ لَمَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا جو جلی بہر دہ اِل گیا پردے سے کو دربردہ وصال ہوا عدیم المثل نور البصر ہوا نور البصر عدیم المثل بنا ما وشما کا جھگڑا مٹا لَا رَبَّ وَلَا عَبْدَ کا عقدہ کھلا توحید کا

مصوران ہیئت حسن ازلی ذی موزخان سیرت عشق ابدی نے زبان گویائی کو یکقلم
ترک کر کر خامۂ تارنگاہ حق بین سے ورق اظہار حال کو مسطور کرتے ہین تاب
بوارق انوار کلام بے صوت سے دامان طور گوش حق نیوش سامعین کو بھرتی ہین
جب عدیم المثل نے مراقبۂ صوری سے ہمکلام ہو کر تذکرہ ناسوت کا سنا اور مشاہدۂ
قلبی سے دل ملا کر حقیقت ملکوت سے آگاہ ہوا مکاشفۂ روحی سے ہمدم ہو کر
جبروت کا راز پایا معائینہ سرّی کا ہمراز ہو کر لاہوت کا حال معلوم کیا ہوا دھیان
نور البصر مین جان سے انجان ہو کر روبرو نگران ہوا دیکھا تو عجیب و غریب
سیر ہے آپ ہے نہ غیر ہے راستہ بال سے باریک ہے رشتہ رگ سی نزدیک ہے
تلوار سے تیز تر ہے وسعت مین تار نظر ہی سالک کا پاؤن نہین سر ہی تا کتون کے
تاک زیر و زبر ہی کہین فرش عرش برین ہے کہین عرش فرش زمین ہی کہین
آفتاب سوا نیزہ پر آیا ہے کوئی رشتۂ ذہن رسا سے جبرئیل کے پر باندھ
رہا ہی کوئی نالۂ پرشور سی بانگ سرافیل کا دم بند کیا ہے کوئی طغیانی گریۂ ذوق حالت
سے میکائیل کا زہرہ پانی کرتا ہے کوئی وجود بے وجودی اپنی دکھلا کے
عزرائیل کا ناک مین دم لے آ رہا ہے کوئی ضد سے اپنا حسن سیرت دکھلا کے
حورون کے مونھ پر پانی ندامت کا ماتا ہے کوئی گلزار سینہ پر داغ تبلا کے
جنت کو گلخن بنا دیا ہی کہین بت ساجد بنا ہے کہین کعبہ قبلہ ڈھونڈھ رہا ہے
کسی کی صورت سے کسی کے معنی آئینہ ہی کسیکے صورت ہر آئینہ ہے

جلال نے کہا اے عدیم المثل یہ کیا سانحہ آئینہ سے ہے کہا ہر آئینہ

فرد

رمز دو جہان از ورق آئینہ خواندیم جز گرد تحیر رقمی نیست درینجا

جمال نے کہا ای عدیم المثل آپ کی مقابل کون ہی کسکو گھورتے ہو آپ کو کیا نظر آتا ہی کیسا تماشا ہی کہا۔

بیت

حیران ہون بیخود ہون صورت ہی کو تکتا ہون سکتے کی سی حالت ہی کچھہ کہہ نہین سکتا ہون

جمال نے پوچھا ای عدیم المثل کیا وصال نور البصر مین آپکا وصال ہوا کہ حال مین آپکو سال ہی بحال ہونا محال ہوا آنکھین ملا کر کہا

فرد

چشم بد و پیوست و وجودم ہمہ جا شد ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

فال نے پوچھا ای عدیم المثل آپکی نور البصر کے کیا جواب و سوال ہوا سر جھکا کر کہا۔

فرد

کاسۂ منصور خالی بود پر آوازہ شد۔ ورنہ در میخانۂ وحدت کسی خوشیا نیست

وطن نے پوچھا ای عدیم المثل حیران کیون ہو آئینہ مین نور البصر سے ہم سخن ہوے صاف عیان کرو کیا صورت ہی بیان کرو کہا

رباعی

موجود ہوئے وفا نے خیمہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
کھڑا کیا صفا نے فرش وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بچھا دیا۔ یقین نے آب اسرار
اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے غبار ندامت فراق منہ کا دھو
ڈالا۔ تمکین نے غازہ رمز فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا رخسار ون پر ملا
نتیجہ تفکر نے سرمہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کھلایا۔ لطیفہ تصور نے لباس
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ پہنایا۔ تواضع نے سرپر اِنِّیْ
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً باندھا۔ فقر نے فخر سے طرہ عَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا لگایا۔ صبر نے ہار نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا گلے میں ڈالا۔ شکر نے کمر بند اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ
اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ
رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ نُوْرٌ وَ
فِی النُّوْرِ ھُوَ لپیٹا۔ حال نے کہا ای عدیم المثل اب کرسی پر مَنْ
عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے بیٹھ جائیے سنبھال نے
کہا ای عدیم المثل اب لِیْ مَعَ اللّٰہِ کا تکیہ لگائیے۔ عقلمند توکل نے
گلدستہ حدیقہ یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَآءَ لَکَ وَخَلَقْتُکَ لِیْ
پیشکش کیا۔ مغان تسلیم نے جام شراب وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ
اللّٰہَ فِیْہِ بھر دیا مطرب شنیدہ نے راز اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ

ہمکلام ہوا اور سب جسم و جان ہمکنار و ہمرنگ و ہمنام ہوا اور شراب طہور وصال نور البصر حسب خاطر نوش کیا معاملات اضافات ناظری و منظوری کو مطلقاً فراموش کیا چاہا افشاے راز یہ دروازہ گنجینۂ طلسم حیرت کا باز ہو پاسبان شریعت غرّا نے متوشنان کارگاہِ حقیقت الحقیقت معرّا نے جتا دیا۔ **شعر**

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است　　بارِ گہر نمیکشد این تار نازک است

آگے کی خبر نہین ہے یہ قصہ مختصر نہین ہے کون دانا ہے کہ اوس خواب طلسم تاب کی یہی تعبیر ہے یا فقط عدیم المثل کی سنجیدۂ تقریر ہے کون بینا ہے کہ آئینہ لمعۂ بیرنگ مین پیچیدہ نور البصر کی تصویر ہے یا فقط عدیم المثل کی نہ دیدہ تنویر ہے یہان زبان بریدہ ہے یہان دیدہ نہ دیدہ ہے یہان رسیدہ نارسیدہ ہے یہان دیدہ پاکشیدہ ہے نفی ہوا دیکھو تو اس بات سے اثبات ہے کہ یہ دیکھی ہوئی واردات ہے سوچو بوجھو کا جواب ہے سمجھو تو گونگے کا خواب ہے سنو تو سراسر مقام گریہ ہے دیکھو تو سیر دیوار قہقہہ ہے لفظی کو مفاصلۂ بعید سے کشفی کو معانقۂ عید ہے مقلد کی آنکھ پر پردہ ہے زبان دراز ہے محقق زبان بریدہ ہے دیدۂ باز ہے خیال وجود نہین سراز جود سے تکرار شہود نہین دربار کشود سے صورت قال نہین مرات معنی حال ہے اظہار کمال نہین اسرار وصال ہے گوش ہوش مین فتور ہو تو صدا ہمنفس صبا ہے چشم تامل مین نور نہو تو آئینہ پتھر سے سوا ہے غرض گوئی ہو نفرت ہے منظور صحت حقیقت ہے زبان مطلق قاصر ہے خدا حافظ و ناصر ہے

ہور پایا طلسم یکتائی نظر آیا گوش کر ہوسے ہوش بجا رہا لب بند ہوے
ہ کھلا رہا سجدہ ہزار عالم نے کہا ای عدیم المثل جمال نور البصر آپ کو مبارک
بلا صد حضرت آدم نے کہا ای عدیم المثل وصال نور البصر آپکو مبارک ہو مفسر
دبی مصحف رویت ذی مطالعہ حاشیہ نسخہ امتیاز دیدہ وادیہ ترک کر کر متن مین حدیث
نت محویت کی لکھتا ہی کہ بعد مدت مدید کی عرصہ بعید ہوش نے پوچھا اے
یم المثل آئینہ لمعہ بیرنگ کے پردہ مین پہچانتے ہو کون جلوہ فرما ہی جیسا سے
دم سرد بھر کر خوب رویا کہا ہان **غزل**

ست کہ غارت دل من ساختہ ایست	انیست کہ صد خانہ بر انداختہ انیست
ست کہ ازعارض افروختہ خویش	آتش بدل وجان من انداختہ انیست
ست کہ چون شمع بسوز تپ فرقت	اجزای وجودم ہمہ بگداختہ انیست
ست کہ گاہے بتغافل ز سر مہر	برحال من زار نہ پرداختہ انیست
ست کہ مردم بوفاداری ادیک	قدر من دل باختہ نشناختہ انیست
ست کہ معنی بقفا ہوس او	نقد دل وجان صبر وخرد باختہ انیست

ش نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ مین کسکی صورت نظر آتی ہی کسکا سامنا ہی دی ختیا

ہنسا کہا ہان **غزل**

ن آفتاب خاور مہمان ماست امشب	قرص سپہر گردون برخوان ماست امشب
تر ز عرش اعظم ایوان ماست امشب	بیرون ز ہر دو عالم جولان ماست امشب

جلال

بلند پایه شده و مور بتقرب سلیمان فخر یافته چون عقدهٔ ما لاینحل و مشکلات بس مشکل
به ذهنم که بود بحل آن پرداختم و بتائید آن پیر دستگیر گوهر شهوار مراد بکف حصول
در آوردم از انجا که انکشاف سیر در وطن است که بسا مسافران راهِ شهود و بادیه
پیمائے دشت وجود فرس فکر بدریافت این امر رانده اند بے براه مقصود
نبرده به نیمه راه مانده چون شمس جلوه کنان نظارهٔ کاملم شده کتابیکه آن هادی
بے نظیر بعرض تحریر درین تقریر نظم و نثر تصنیف دلپذیر فرموده اند فی الواقعی
بحر عمان حقیقت است که بسوچه در آورده و قلزم بے پایان معرفت است
که با بریق گنجایشده زبان ناکام این بے بضاعت را چه یارا که تعریف آن پردازد
و قلم مقطوع اللسان را چه طاقت که شرح وصفش ترقیم نماید هان برائے رشک
سر فخار رعنا و غیرت سر محبوب زیبا مرتسم نمودم و ابواب فرح اسرار غیب الشهادت
برفائے روزگار بر روئے احباب اخیار کشودم پس بعدِ نظر بغور طیاری کتاب
مستطاب نسخهٔ انتخاب لاجواب ازین حقیر مادهٔ تاریخ در لفظ افتخار که جزو
۱۲۸۲
اسم آن سرور جمعیت عارفان است تجویز یافته و بار ثانی تحریر مذکور بنظر کیمیا اثر فرشته
سیر و رگذشته اصلاح در آمد پس یکهزار و دو صد و نود و دو هجری مادهٔ تاریخ بعروة الوثقی یافتم
من نتائج طبع لطیف عارف اسرار خفی و جلی محمد قادر علی صاحب سلمه الله تعالی

هو الباقی الظاهر
۱۲۹۲

سفر گزیدم و بگذاشتم وطن و سرا　　بسی بگشتم و گشتم ز اهل خویش جدا

ہوکے حیران ڈہونڈتے ہین لوگ جسکو چارسو
مین ہوں اوسکی روبرو اور وہ ہے میرے روبرو

ہمکلامی اوسکی میری اسطرح ہے آوطن
جسطرح طوطی کرے ہے آئینہ سے گفتگو

سخن نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ لمعہ بیرنگ نے آپکو کیا دکھلایا ہے فرمائی
یا داخل مین آپ ہی نورالبصر ہین خارج مین آپ ہی عدیم المثل ہین یا خارج مین
آپ نورالبصر ہین داخل مین آپ ہی کو عدیم المثل ٹھہرایا فرماتے کہا

بیت

ہوا ہی دید مین اپنے یہ استغراق کا عالم
نہ صورت ہے نہ آئینہ نہ پوچھا ہین نہ حیرت ہے

نتیجہ افکار نے پوچھا ای عدیم المثل آپکو نورالبصر سے فرماتے کیا نسبت ہے
صورت سو وہ معنی ہے یا آپ ہی ہو وہ حضرت ہے کہا

بیت

وہ نہین ہے مین ہون او مین تو نہین حق وہ ہو
جام وسکا تن ہے پیارا ہے یہ آرزوے دوست

لطیفہ اسرار نے پوچھا ای عدیم المثل آپ جو فرماتے ہین معاملات دیکھو تو آئینہ
ہی سو چو پردہ ہے ایک لفظ ایسا فرماتے جو ہم بھی سنکر مسرور ہون بار یاب نورالبصر المتقی

ہون کہا بیت

اصول دید یک دیدہ نشین کا یون نظر آیا
کوئی تار نظر مین گوہر دریا حیرت ہے

مخبران رموزات حمد وحامد ومحمود بیان کرتے ہین حاکیان اسرار شہود شاہد ومشہود
عیان کرتے ہین کہ جب عدیم المثل نے ساتھ نورالبصر کے انقطاع حروف سے

ضمیمۂ غزلیات اردو من تصنیف جناب محمد عزیز الدین صاحب نور عالم چشتی خلیفہ حضرت سید شاہ محمد افتخار علی مدنی دام برکاتہ

جان سی جا کے جو جانان پہ فدا ہوتا ہی — ہو کی بیخود وہ خودی سے تو خدا ہوتا ہی
کعبۂ دل کی زیارت جو ہوئی مجھ کو نصیب — میری گھر مین مجھے دیدار خدا ہوتا ہی
ذکر اور فکر سی بھی کام نکلتا ہے کہین — جب خودی مٹتی ہے حق جلوہ نما ہوتا ہی
صبر اور شکر سے طالب رہے مسرور مدام — جو معشوق کا عاشق پہ سدا ہوتا ہی
نہ تو مرتا ہے کوئی اور نہ جیتا ہی کہین — جوش دریا کا ہی دریا مین فنا ہوتا ہی
عارف نفی ہین اور ذاکر و شاغل صدہا — وصل حاصل نہین کامل کے سوا ہوتا ہی
نور عالم کو ہی جو فیض وطن سی حاصل — کشف کبری او سے ہر آن نیا ہوتا ہی

یا معین

جب تلک خودی کو اپنی کیا تو فنا نہین — تجھکو نصیب ہوگا وصال خدا نہین
موجود ہے ولے نظر آتا خدا نہین — سب ڈھونڈتے ہین اور کوئی اوس سے جدا نہین
نام و نشان میرا فقط تیری شان ہے — گویا ہی تو زبان ہے میری صدا نہین
حاصل یہ دوسرا کی ہے نسخہ سے مدعا — موجود کوئی تیرے سوا دوسرا نہین
اوس رشک گل کو پائیگا کیونکر خودی سے تو — جب وہ ملا تو جان لے تیرا پتا نہین
پڑھ پڑھ کے علم کوئی نہ عارف ہوا کبھی — تحقیق حق کی مرشد کامل سوا نہین
ہستی ہی ایک تو من و تو سے نکل کہین — جب تک ہی تو تجھے نظر آتا خدا نہین

کہا جیسا کسی نے کہا سنا یا جیسا کسی نے سنا یا کہا سنا معاف کیجیو سلام ہمارا ایھجر
دیکھو تو وطن کی سیر ہی سمجھو تو خاتمہ بالخیر ہو ۔

تاریخ تصنیف

ہر یک شگوفہ تازہ یہ گلشن معانی — کھلتا ہی گل کچھ اسمین مطلب کی ہی کہانی
رنگین چمن یہ وہ ہی فردوس جسکا ظل ہی — تاریخ اسکی الحق باغ مراد دل سے
۱۲۸۳

اَللّٰھُمَّ اخلصنا مِنْ اَھْلِ التَّقْلِید وَ اجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ التَّحْقِیق وَاحشرنا مِنْ اَھْلِ التَّصْدِیق وَ اَنْتَ وَلِیُّ التَّوْفِیق ۵

تمت

خاتمة الکتاب بر ضمائر مہر نظائر نکتہ سنجان مضامین معنی و دقیقہ رسان آئین سخندانی مستور و محتجب نماناد کہ این خاکسار ازلی معترف بقصور خفی و جلی محمد قادر علی از بدو شعور در تلاش صاحب نظران راہ حقیقت و بلند بینان جادۂ حرفت از بس می بود از انجا کہ نتیجۂ جویندگی یابندگی است بختم مساعدت کرد و روزگار بخواہشم موافقت نمود یعنی قدمبوسی مولانا و مرشدنا قدوۂ عارفان عصر زبدۂ محققان دہر غواص بحر عرفان مقبول بارگاہِ حضرت سبحان خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی محی مراسم شریعت ماحی لوازم بدعت سالک مسالک طریقت ناہج مناہج حقیقت محقق خدا آگاہ دور فرماے خودی و گمرہی سیدی سندی جناب رشیدہ محمد افتخار علی دام اللہ فیوضکم حاصل آمدہ پایۂ این کم پایہ برگذر این معنی

بدانستم چو دیر آمد صدر عالم　　　وطن را هم مقام جانِ ما بود

یا معین الدین

ایکه واقف تر توئی سرّ و عیان را خوبتر　　　اِسمِ اعظم خواندنت زیبد جهان را خوبتر
آمده لولاک در شانِ نزولت سربسر　　　نیست جز تو لامکان وهم مکان را خوبتر
قوتِ علمیت جبرئیل است ای اُمّی لقب　　　باشد این حکمت نظامِ اُمّتان را خوبتر
حبّذا ذاتت نه مخلوق ونه از خالق جدا ست　　　عکس آئینه بود تمثیل آن را خوبتر
کی توانی مدحتش ای صدر عاجز کان هنوز　　　می نداند حالِ پنهان و عیان را خوبتر

یا معین الدین

ز حیرت چشم بکشایم جمالِ یار می بینم　　　بجان مشتاق دیدارم جمالِ یار می بینم
نشانش بی نشان داند بلی مغزان ذی معنی　　　من آنم آنکه من دانم جمالِ یار می بینم
چه داند زاهد بیچاره این ناز و نیازش را　　　منم هر لحظه بی تابم جمالِ یار می بینم
سخن سنجانِ معنی نیک بشناسند چون او را　　　زهر شکلیکه می خواهم جمالِ یار می بینم

خوشا ای صدر چون از نو عالم جلوه داری
مثال مطلقش خواهم جمالِ یار می بینم

تو در دلم هست تماشای جمالش هر دم　　　هست در گم شدن خویش و صالش هر دم
سرِّ فی انفسکم روشن من چون فانوس　　　یار اندر بر و گردان بجنبش هر دم
عین دشوار بود دیدن بچون زین چشم　　　غفلت چشم زدن هست و بالش هر دم

بکشت زارِ سفر گشتم از اہل تجمّے — که تا معاینه سازم ز صورت معنے
ویا بدست کنم دامنِ نشان رہبر — که پا کشد بسرِ منزلِ مراد مرا
نیافتم و ندیدم و سے نوشتِ ازل — درین دیار رساند و نہ ہمون سودا
نتیجهٔ سفرم رو نمود رنج آخر — بدل شده بحصولِ مراد و مقصدہا
رہم نمود بدان بارگاه مُلہم غیب — که اہل عرش بسایند جبہه خود را
زنامِ پاک بود افتخارِ شاه و گدا — که افتخار علی ہست اسمِ شاه عُلا
ضمیر و مقصدِ این معتقد که بود ازان — به ازدیاد مراگشت مرحمت و عطا
زدستگیرے آن مظہرِ رموزِ اله — معاینه بنمودم ز معنی معنے
نه اشتیاق تمام و ز رنجهاے سفر — چو ملتجی شدم ارشاد شد که بو العجبا
وصولِ منزلِ این راه بایدت باید — سفر کن و بوطن گیر این کتاب مرا
که نامِ اوست سفر در وطن طلسم کشا — ببین که حیثیت در وکیست یاب مقصد را
شدم چو محو ز خود باز یافتم خود را — کتاب ہست که آئینهٔ جمالِ خدا

چونکه بُد بدلم آمد اشارے مُلہم غیب
به افتخار شده فخر ۱۲۹۲ سالِ ختمش را

تاریخ طبع بار اول

توجه نظر افتاد چون به بار دگر — شدہ ست نورِ علی نورِ نسخه زیبا
سروش از سرِ آواز گفت طبع چو یافت — که سالِ طبع بگو باز عُروةُ الوُثقیٰ ۱۲۹۲

دل افگاران امت را دوائی یا رسول الله / عقود جان غمناکان کشائی یا رسول الله
توئی چون مظهر ستار من در تار تو مستم / همانا از برای من ردائی یا رسول الله
ز بس آلوده عصیانم که حصرش غیر امکانست / مگر از مجرمی نازم عفائی یا رسول الله
بیا سایم ز دوریت ضلالت راهی خواهم / خدا را روی خود ما را نمائی یا رسول الله
کرم را از تو امیدم وطن بودت بطحا یم / طفیلت این همه دانم چه هائی یا رسول الله
بیا تو فقر دارد لذتی دیگر که می باشند / گدایانت نفور از پادشاهی یا رسول الله

جمال نور عالم آنکه باشد عین دیدارت
نموده صدر را محو خدائی یا رسول الله

ز غفلت بس سیاه کارم اغثنی یا رسول الله / خراب و خسته و خوارم اغثنی یا رسول الله
بقید حرص و کبر و جاه و لذت نفس پابندست / باطلاقش بجا دارم اغثنی یا رسول الله
ز عصیان در شب تارم توئی انوار رحمانی / رخی بنما و شو یارم اغثنی یا رسول الله
دل از زنگ خودی شد تیره رحم و صیقلی فرما / بجز تو رو کجا آرم اغثنی یا رسول الله
بیا شد تاب مهجوری دل محزون صدر را / وصالت محض در کارم اغثنی یا رسول الله

یا رسول الله فروغ دین و ایمانم توئی / قالب بیجان من را جان جانانم توئی
از حریم احدیت وحدت شد نداوی تو / درمیان جسم و جان ای شاه شاهانم توئی
ذات اکرم با الیقین ایجاد اکوان را سبب / جان پاکان آمدی ای فخر ایقانم توئی
منزل والای تو هر قلب انسان بیشکی / راز پنهان بوده ای شاه عرفانم توئی

باعث ہے افتخار کے مجھے افتخار سے — مین شاہِ ملکِ فقر ہوا ہون گدا نہین

دیکھو تو نورِ عالم جان میری شان ہے — تابان ہو نہین نظر مین کوئی دیکھتا نہین

تمت

غزلیات اردو و فارسی جناب میر اشفاق حسین صاحب صدر عالم چشتی

خلیفہ حضرت سید شاہ محمد افتخار علی مدنی دائم کاتہ

یا معین الدین

در تنگنائے عشق چہ رفتار نازک است — اے سالکِ رقیب رہِ یار نازک است

اسلام و کفر آئینہ دار جمالِ اوست — صورت پرست دم مزن اسرار نازک است

زاہد درونِ خویش چہ پیش نگر — صوفیست لیک از ہمہ انکار نازک است

دیر است و کعبہ جلوہ گہِ از یک صنم — چشم دو بین بہ بند و بہ بین کار نازک است

از دو اشگاف معنی سنگین خموش صدر

تا نشکند کہ این دلِ غبار نازک است

یا معین الدین

شنیدم در ازل ذاتِ خدا بود — چو دیدم عین شانِ مصطفی بود

شدہ جلباب این اسم و تعین — کجا این تفرقہ ما و شما بود

بہ بت خانہ شدم از دل مسلمان — کہ ہر بت معنی شانِ خدا بود

بدانستم یقین معنی و صورت — منم باقی تعین خود فنا بود

چشمۂ انوارِ دین ہو یا محمد مصطفےٰ — نکتۂ عین الیقین ہو یا محمد مصطفیٰ
معدنِ علمِ لدن ہو منبعِ اسرارِ کن — مخزنِ فضلِ مبین ہو یا محمد مصطفیٰ
باعثِ ایجادِ عالم آپ ہی کی ذات ہے — مظہرِ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفیٰ
زیب و رونق عرش کو دی آپ کے قدم پاک نے — زینتِ فرشِ برین ہو یا محمد مصطفیٰ
اے نبی عصیان کا نہیں ہے خوف مجھکو حشر مین — تم شفیع المذنبین ہو یا محمد مصطفیٰ
ایکو اشفاق ہی اشفاق نے پایا وطن — راحتِ جانِ حزین ہو یا محمد مصطفیٰ
صمدِ عالم رحم سے فرمایا مجھکو آپ نے — رحمت اللعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

جو بن بنا کر مین آپ آیا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا — ہوا مین نبی پر آپ شیدا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
بچشم صورت بچشم معنی بنا ہون ہون آئینہ خدائی — مٹایا جھگڑا جو مین و تو کا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
ازل ابد کا جو کچھ نشان ہے سیر اپنی جلوہ ہر آئینہ پر — مزا خدائی کا جب اٹھایا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
نہ متصل ہون نہ منفصل ہون ولی مین ہر یک کا ہم نشین ہون — ہوا جو ظاہر کمال سے مین خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
جمال معنی کو دیکھتا ہون کمال صورت دکھا دکھا کر — خدائی ساری خود ہی بن آیا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
نہ حسن یوسف سے عشق زلیخا ہوا تو بے شک اوسی پہ شیدا — خودی کا جب کچھ خیال آیا خود ہی مین اپنے کو آپ پایا
نہی سعادت جنھی ارادت کہ پایا اپنے مین نور عالم — وطن مین جب صمد خود سمایا خود ہی مین اپنے آپ پایا

بت مین دیدارِ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا — دیر ہی قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
گل مین جسطرح نہان ہے ہی بو گلشن مین — دل مین دلدار چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دل کے اسرار کو پایا تو ملا دلبر سے — دل مرا قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

مدعی بحث زراز کم و کیفش تا چند	باخبر ساکت و نادان بمقالش هردم

نورِ عالم که نموده همه خود را همه اوست

صدرِ عالم همه حیران زکمالش هردم

خواجۂ خواجگان معین الدین —	مظهرِ جانِ جان معین الدین

احدیت هست و ایماً مادامش	مرکزِ لامکان معین الدین

وحدت و کثرتش بود یکسان	مبدء کن فکان معین الدین

حامیٔ دین سرورِ لولاک	چارۂ عاصیان معین الدین

مرجع عالم آستانۂ تست	قبلۂ انس و جان معین الدین

دردمندانِ عشق را شافی	مرحم عاشقان معین الدین

رحم کن بر کمینہ صدر رتت

اذ کسِ بیکسان معین الدین

جانِ من تازه لباست بهرآن در زمان	چشم مشتاق بپیش زگمان و نگران

گاه در جلوه معشوق گهی عاشق زار	حیرت است اینکه بهر لحظه عیان و پنهان

رمز فی انفسکم شاهدِ حالش باشد —	جند انازکه ناید رحسینان و تبان

زاهدا کنه دکمالش اگر از من پرسی	بیش از این نیست که هستان همه حیران

چشم بکشا به تماشای جمالش ای صدر

جانِ من تازه لباست بهرآن در زمان

جب مٹ گیا میں میں ہوا تو میری نظر میں   پردہ تھا فقط بیچ میں اک ما و شما کا

واقف نہیں ای صدر کوئی شانِ وطن سے

آئینہ سمجھتا ہون میں اربابِ صفا کا

آنکھون میں سب کے ہون میں کسی سے چھپا نہین   سب دیکھتے ہین مجھ کو کوئی دیکھتا نہین

پردہ دوئی کا آنکھ پہ مانع ہے دید کو   جب مٹ گئی دوئی تو خدا سے جدا نہین

حیرت ہی شکل مردمکِ چشم آئینہ   آئینہ شکل یار ہے اور آئینہ نہین

نظرون سے غیب صورتِ حق کی ہے یہ دلیل   آتا ہے جو نظر مجھے حق کے سوا نہین

ای صدر [illegible] میں جانان سے ملگیا

کعبہ میں [illegible] میں گیا نہین

صاحب سے میرے بندہ نے [illegible] اور نہین   کہتا ہون جو میں ہے تیری صدا تو او نہین میں اور نہین

سب جو میری ہے قال تیرا [illegible]   سمجھے ہین یہ نکتہ اہل صفا تو او نہین [illegible]

تیرا ہی ارادہ فعل [illegible] صفت [illegible]   تجھ سے ہی میری سب نشو و نما تو او نہین [illegible]

بندہ بھی ہوا تو عشق میں [illegible] کیا   تو آپ جدا ہو تجھ سے ملا تو او نہین میں اور نہین

میں [illegible] تو نورِ بصر میں عین الیقین

سیار [illegible] میں تو ہی ہوا تو اور نہین میں اور نہین

جو دیکھو تو غیر مجھ کو نہان بھی [illegible] عیان بھی [illegible]   ہزار صورت میں دیکھ ہر سو نہان بھی ہین تو عیان ہین ہون

نقوش [illegible] ہر جو ہین وہ بھی خارج میں [illegible] پیدا   فنا سے سمجھ لے جو نہان بھی ہین تو عیان ہین ہون

راز وارث انبیا و اولیا صلحا تمام — خاتم کُل گشتهٔ ای نورِ وجدانم توئی
عاصیانِ امت جز تو ندارند چاره — رحمت اللعالمین اے شانِ غفرانم توئی
ترجمانِ روے تو از نور عالم کرده ام
یافته صدر این معا سرِ پنهانم توئی

کمالِ نفسِ رحمانی محی الدین جیلانی — نزولِ شانِ قرآنی محی الدین جیلانی
بصورت شانِ یزدانی بمعنی جانِ جانانی — فروغِ شمعِ روحانی محی الدین جیلانی
مثالِ برزخت گویم میانِ واجب و امکان — زہی محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
بظاہر مرتضیٰ دانم بباطن مصطفیٰ خوانم — نبی ثانی علی ثانی محی الدین جیلانی
کرم را کار فرمائی برینت صدر آنوائی
به بذل وجود لاثانی محی الدین جیلانی

زہی مقبولِ یزدانی معین الدین لاثانی — زہی منظورِ سبحانی معین الدین لاثانی
توئی واقف توئی عارف توئی مشہور تو شاہا — حقایق را تو یابانی معین الدین لاثانی
مراد قلب می یابند از تو مومن و مشرک — باین و آن تو یکسانی معین الدین لاثانی
بسا مست و مدہوشان شرابِ معرفت نوشان — کنند ت کار دریانی معین الدین لاثانی
چه داند صدرِ عالم ذات پاکت را ثنا کردن
ہمانا شانِ یزدانی معین الدین لاثانی

غزلیاتِ اُردو

وہ بہی کوئی بشر ہے جو سمجھا نہ آپ کو — کس کام کا وہ دیدہ ہی جسمین بصر نہین
ای صدر پہونچی منزلِ سرّ وطن کو وہ
پائی نظر ہے اونکو ولے تن پہ سر نہین

ساقیا جامِ مئی وصل پلادے مجھکو — آپ مین مین نرہون ایسا بہلادے مجھکو
اسی امید پہ دیدہ مین کہولا رہتا ہون — جلوہ اپنا رخِ روشن کا دکہادے مجھکو
عقل بیرونِ دریار رہا کرتی ہے — جانِ جان ہے میرا ای عشق ملادے مجھکو
ای معلم مجہی مطلب نہ کوئی علم سے ہی — سبقِ حضرتِ منصور پڑہادے مجھکو
جان جانے سی نہین خوف ہی ہرگز ای صدر
لطف ہی یار جو مارے اور جلادے مجھکو

خدائی مینے کیا ہیدا نہ پایا مجھکو یہان کسینے — خدا ہی مجھسے ہوا ہی پیدا نہ سمجھا اہلِ جہان کسینے
ہونہین ہی فرشِ زمین پہ طالب ہونہین ہی عرشِ برین پہ مطلب — نہ دیکھا مجھکو یہان کسینے نہ جانا مجھکو وہان کسینے
نظر مین سب کے ہون ہر دم آسا نظر کسیکو نہین مین آتا — کہا ہی مجھکو عیان کسینے سنا ہی مجھکو نہان کسینے
تو دیکھہ دل ہی مین دلربا کو نہ کان کے وعدہ پہ ہاتھ — یقین تجھکو ہوا ہی کیونکر جو دیکھا جاکر وہان کسینے
ہوا ہی یہ فیض نورِ عالم ہوا وطن مین جو صدرِ عالم
نہین خودی سی ہوا مین گویا کیا ہی مجھسی یہان کسینے

قید سی دامِ خودی کے جو رہا ہوتا ہے — لامحالہ اوسے دیدارِ خدا ہوتا ہے
قبل مرنے کے جو مر جاتے ہین وہ جیتے ہین سدا — جو فنا ہوتا ہی یہان وہ ہی بقا ہوتا ہے

جب مٹا زنگ دوئی آئینہ توحید ہوئی — نہ تو ما تھا نہ شما تھا مجھے معلوم نہ تھا
صدر عالم کے طلب آگئی مطلوب نظر — وطن آئینہ میرا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ حسن ازل ہے جو سراپا تیرا — ہے میرا عشق ابد دیکھنے والا تیرا
جان جان جان سے جانا ہی تیرا منشا ہے — جان سے رہتا ہے کب جاننے والا تیرا
مشرب اہل صفا مین وہ توحید ہی یقین — ہے جو ہر شی مین صنم دیکھنے والا تیرا
نقطۂ حیرت و عبرت کی عجب گردش سے — دیکھتا ہون جسے ہی دیکھنے والا تیرا

نکتۂ رمز وطن جب سے ہوا کشف و عیان
صدر عالم ہی ہوا جاننے والا تیرا

چشم دل سے جو کیا ہمنے نظارا تیرا — کیا تماشا ہے کہ ہے تو ہی تماشا تیرا
سر کٹانا ہے تیرے گھر مین قدم رکھنا ہے — دار رکھتے ہین جسے وہی زینہ تیرا
دیر مین جا کے رہین یا رہین ہم کعبہ مین — شمع رو دونون مکانین ہے اوجالا تیرا
مین جو کہتا تھا مجھے صاف صدا تھی تیری — ایک تین کھولا یا معما تیرا

صدر عالم کے وطن ہی مین چھپا تھا جانان
نور عالم سے ملا مجھکو ٹھکانا تیرا

ہم دست کیا مین نے جو آئینہ فنا کا — چہرہ مجھے آتا ہے نظر صاف بقا کا
مصنوع سے صانع کی حقیقت ہوئی ظاہر — پایا تجھے عارف جو ہوا اپنی صدا کا
کیون دیر و حرم کے مین دوڑ ہی مین پھرون اب — حاصل مجھے ہر شی مین ہے دیدار خدا کا

مخزنِ سرِّ کُن جامع جملہ فن ہین غریب الوطن
کانِ علمِ لدن بحرِ جانِ سخن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

سیر فی اللہ مین رہتے ہین ہر دم نہان شانِ معبود چہرہ سے جنکے عیان
اِس زمانے کے بے شبہ غوثِ زمن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

خانۂ دِل سے پردہ دوئی کا اوٹھا کرکے ہر دم خودی کو وہ اپنی فنا
بحرِ وحدت مین صبح و مسا غوطہ زن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

طالبِ حق کو دیتے ہین حق سے ملا وصل کا جام دیتے ہین اونکو پلا
مظہرِ عین یکتائی ذو المنن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

جنکے عرفان کی شہرت ہوئی تا فلک فرطِ حیرت سے ہین سر بزانو ملک
افتخارِ مشاہیرِ ہند و دکن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

دست در کار و دل با یار راز جان و تن سے ہے مژدہ جنکو خلوت کا در انجمن
جنسے ظاہر ہے لطفِ سفر در وطن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

بدرِ عالم نہین تجھہ مین تاب بیان تو کہان اور وہ مہرِ درخشان کہان
جنکے پرتو سے ہے خوش ہماری چلن ہین غریب الوطن ہین غریب الوطن

دیگر

ہوا دل جو زنگِ خودی سے صفا ہے مجھے شانِ حق کی نظر آرہی ہے
سراپا میرا صورتِ آئینہ ہے مجھی شانِ حق کی نظر آرہی ہے

کمال صورتی سے کچھہ غرض ہے نہ آشنائی مثال سے ہے
بری علل سے تو جان مجھکو نہان مین ہون عیان نہین ہون

جو دیکھی مجھکو تو ہوئین سجدہ ہزار عالم کا گوشوارہ
ہزار ڈہب سے چھپان لے تو نہان ہی مین عیان ہی مین ہون

عیان ہو از افتخاری وہی تہا مقصود کردگاری
خودی مین اب جو ڈہونڈ لے تو نہان ہی مین عیان ہی مین ہون

بقائی عالم کا ہون نمونہ تجھی مین تجھکو خبر نہین ہے
بچشم معنی جو غور کر تو نہان ہی مین عیان ہی مین ہون

ہی صدر عالم یہ کیا تماشا نظارا کر جسم و جان مین میرا —
ہو جیسے گلشن مین پھول اور بو نہان ہی مین عیان ہی ہون

عین دریافت مین ہم آپ کو پاتے ہی نہین
پائے جب آپکو پھر آپ مین آتے ہی نہین

خود بخود خودی مین ہے یار کا جلوہ تابان
مہنہ پہ ہم نام خدا بھول کے لاتے ہی نہین

دیکھکر آپ کو ہم آپ سے باہر ہین صنم
جانب ہوش کبھی جان کے آتے ہی نہین

دائما رہتے ہین ہمدوش و کنار جانان
حال اور قال کا ہم ذکر سناتے ہی نہین

نور عالم سے نہ کیونکر رہین ہمدم اے صدر
ہمکو عشاق سوا اسکے جتاتے ہی نہین

دلبر نظر مین ہے میرے پیش نظر نہین —
واصل ہون مین یہ وصل کی مطلق خبر نہین

ادراک و دید ہی سے مراد بشر ہے یہان
دیکھا نہین جمال تیرا جو بشر نہین

ناحق تجھے مین ڈہونڈتا دیر و حرم پھرا
تو مجھہ مین تہا یہ مجھکو تھی میری خبر نہین

دیر و حرم مین تیرا ہی جلوہ نظر پڑا
تیرے سوا کسی کا کسی جا گذر نہین

سمجھا نہ شیخ حق کے نہ ملنے کی وجہہ کچھہ
وہ تجھہ مین تہا یہ تجھکو ہی تیری خبر نہین

واقفانِ رموزِ حقانی و عارفانِ کُنہ حقیقت یزدانی کو بشارت ہو کہ عالیجناب فضیلت انتساب قدوۃ المحققین زبدۃ الواصلین حضرت سید شاہ محمد افتخار علیصاحب قبلہ مدنی چشتی القادری الحسنی الحسینی المعروف بہ غریب الوطن متوطن بلدۂ حیدرآباد دکن ادام اللہ اظلالہم و فیوضہم نے جو ۱۲۹۲ ہجری مین ایک کتاب لاجواب حقیقت انتساب صورت نمائی معنی تفرید جمال طلسم توحید گوشوارۂ دفتر سخن الموسوم بہ سفر در وطن خاص اسرارِ تصوف و حقایق و معارف مین تصنیف فرمائی وہ اندنون النادر کالمعدوم ہوگئی تھی اگرچہ بہتونکا قصد تہا کہ اِسکو ایکمرتبہ اور مشاطۂ کلکِ گوہر سلک سے عروسانہ سنوارین مگر بے بضاعتی نے اونکے اوس جوشِ عقیدتکا قدم آگے نہ اوٹھنے دیا آخر اپنے دل کو مسوس کر کفِ افسوس ملتی رہگئی لیکن حضرت کے ایک خلیفہ جناب میر اشفاق حسین صاحب صدرِ عالم چشتی نے برفاقت اپنے ایک برادر دینی اعنی محمد عبدالرزاق خانصاحب کے غایت ما فی الباب مین بے انتہا کی سعی کی اور گوہرِ نقد نثار کر کے خاص بلدۂ اورنگ آبادہی مین بہ نگرانی و اہتمام سید بدیع الدین طالب العلم اوسکے انطباع و اشاعت سے کافۂ انام کو فائدہ پہونچایا بہر حال اِس عمدۂ نثر شگرف کا مجموعہ حقیقت مین ایک نادر الوقوع ہونیکے علاوہ اِسمین نثر و نظم دونون یکجا شیر و شکر ہوکے ایک خاصہ ار گجہ

جلوۂ شاہدِ لاریب ہے اوسکو پیہم — جب قدم راہ روِ لاو صفا ہوتا ہے
نظر و ناظر و منظور و اضافات تمام — سلب ہوتے ہیں وہاں وصل خدا ہوتا ہے

صدرِ عالم جو ملا میرے وطن تازہ ہی
داخلِ محفلِ اربابِ صفا ہوتا ہے

دل ہوا اپنا تو پھر غیر سے الفت کیا ہے — جانِ جانان کے سوا اور محبت کیا ہے
ہے یہ تکرار کہ جانان کی حقیقت کیا ہے — زاہد آئے اور دیکھئے حجت کیا ہے
پردۂ ہستی موہوم اٹھا دیجئے ذرا — دیکھئے آپ اِس آئینہ میں صورت کیا ہے
چشم خفاش نہو اوس کے مقابل ہرگز — یاں بصیرت کے سوا اور ضرورت کیا ہے

صدرِ عالم یہی ارشادِ وطن ہے مجھکو
ہاں شریعت کے سوا اور حقیقت کیا ہے

خودی اور خودنمائی میں خیالِ یار مشکل ہے — عبث ہے دعوئ الفت وصالِ یار مشکل ہے
نشانِ بے نشان گم کر کے رہو ممکن نہیں ملتا — بغیر از چشمِ حق بینان جمالِ یار مشکل ہے
ہوا جاتا آپ ہی انسان تو آپ ہی حقنما بنکر — تکلف بر طرف زاہد کمالِ یار مشکل ہے
نقطۂ وحدت کیا جانے کوئی سخن تکلم کا — مذاق آشنا ہو جسکو مقالِ یار مشکل ہے

مجسم نورِ عالم اور وطن سے بیگمان اے صدر
کسیکو کب تصور ہے مثالِ یار مشکل ہے

غزلیات اردو مصنفہ جناب سید فصیح الدین صاحب متخلص بہ عالم چشتی خلیفہ حضرت ممدوح

ملایک نہ کیون میرا خطبہ پڑھینگے نہ کیونکر میرے روبرو سر رکھینگے
میرا رتبہ عالم مین سب سے بڑا ہے مجھے شان حق کی نظر آرہی ہے

کرون ذکر اور شغل کسطرح یاران پڑھون کسطرح سر فرو کر کی قرآن
عبادت کا موقع نہین چشم وا ہے مجھے شان حق کی نظر آرہی ہے

حقیقت مین یہ معنئ ماسوا ہے نہین کوئی حق کے سوا دوسرا ہے
سنبھل ہوئی صورت دوسرا ہے مجھے شان حق کی نظر آرہی ہے

کہین باغ ہے اور کہین راغ اور گل کہین خار ہے اور کہین تاک و سنبل
یہ صانع کے نیرنگ کا گل کھلا ہے مجھے شان حق کی نظر آرہی ہے

اگر نام یوسف رہے یا زلیخا اگر نام مجنون رہے یا ہو لیلی
جو اسرار تھا اپنا کھلا ہے مجھے شان کی نظر آرہی ہے

کہان ہے غریب الوطن بدر عالم کہان شان اکبر علی سے معظم
تعین کا پردہ مکھ سے اوٹھا ہے مجھے شان حق کی نظر آرہی ہے

تمت

تقریظ منجانب غلام محمد غوث صاحب المتخلص بہ شیر خادم جناب فیضماب قدوۃ السالکین زبدۃ العاشقین حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی القادری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم

بنگیا ہے ۔ ایک ایک سطر سے اِنَّ مِنَ البیان لسحراً کا مضمون
آشکار ہے فقرے فقرے سے اِنَّ من الشعر لحکمۃً کا مفہوم نمودار
ہے ارشادات کے فقرات دلنشین کے ساری خدائی مین دہوم ہے
اور معرفت الوہیت حلقۂ عرائس سخن مین کالبدر فی النجوم ہے ۔ یون تو خدا
کی خدائی مین ایک سے ایک بڑہکر نادرہ نغز گفتار ہے فضلنا بعضکم علی البعض
کا مفہوم چوطرف آشکار ہے لیکن اس مین تصوف وجمال کا رنگ سب سے
نرالا ہے عطر آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ۔ اسکی زیادہ تعریف
کرنیکی کوئی ضرورت نہین جسکو تہوڑا بہت مذاق معرفت اور لطف حلاوت
الوہیت کے نغمات سے حاصل ہوا اسکی کیفیت پر آگاہ ہو جاسکیگا اور
اور اسمین خوبی یہ ہے کہ بہت تہوڑے مضمون کے سینہ [illegible]
مین وہ عاشقانہ نکتے وہ دلاویز جملے وہ رمز و کنایہ نکالے ہین
گویا کہ سینے دریا کو کوزہ مین بہر دیا ہے واللہ معکم اینما کنتم

قطعۂ تاریخ طبع

بارثانی

اللہ کے کرم سے بارثانی یہ چہپا — شائق ہین جہان مین چوطرف اسکے
بہر تاریخ کے سر کو قطع کرکے یہ لکھا — فعل و قول ہین مضامین اسکے

۱۳۰۴

تاریخ ۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۴ — کاتبہ بدیع الدین غفرلہ العالم — روز پنجشنبہ